بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 69

شمارہ 13

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

1 ر شعبان 1441 ہجری قمری • 26 ر امان 1399 ہجری شمسی • 26 ر مارچ 2020ء

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ○

(آل عمران:191)

ترجمہ: یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں صاحبِ عقل لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 ر مارچ 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

جو شخص اپنے ہمسایہ کو اپنے اخلاق میں تبدیلی دکھاتا ہے کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے، وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے۔ اس کا اثر ہمسایہ پر بہت اعلیٰ درجہ کا پڑتا ہے۔ ہماری جماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا ترقی ہوگئی ہے اور تہمت لگاتے ہیں کہ افتراء غیظ و غضب میں مبتلا ہیں۔ کیا یہ ان کے لئے باعث ندامت نہیں ہے کہ انسان عمدہ سمجھ کر اس سلسلہ میں آیا تھا جیسا کہ ایک رشید فرزند اپنے باپ کی نیک نامی ظاہر کرتا ہے، کیونکہ بیعت کرنے والا فرزند کے حکم میں ہوتا ہے۔ اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو امہات المؤمنین کہا ہے۔ گویا کہ حضورؐ عامۃ المومنین کے باپ ہیں۔ جسمانی باپ زمین پر لانے کا موجب ہوتا ہے اور حیات ظاہری کا باعث مگر روحانی باپ آسمان پر لے جاتا ہے اور اس مرکز اصلی کی طرف عود کرتا ہے۔ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے؟ طوائف کے ہاں جاوے اور قمار بازی کرتا پھرے۔ شراب پیوے یا اور ایسے افعال قبیحہ کا مرتکب ہو جو باپ کی بدنامی کا موجب ہوں۔ میں جانتا ہوں کوئی آدمی ایسا نہیں ہوسکتا جو اس فعل کو پسند کرے لیکن جب وہ ناخلف بیٹا ایسا کرتا ہے تو پھر زبان خلق بند نہیں ہوسکتی۔ لوگ اس کے باپ کی طرف نسبت کر کے کہیں گے کہ یہ فلاں شخص کا بیٹا فلاں بدکام کرتا ہے۔ پس وہ ناخلف بیٹا خود ہی باپ کی بدنامی کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح پر جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوتا ہے کیونکہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا بلکہ دوسروں کے لئے ایک بُرا نمونہ ہو کر ان کو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے۔ پس جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آ جاؤ۔ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ۔ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں واپس نہیں ہوتے۔ ہم تجربہ سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزار ہا دعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 126، مطبوعہ 2018 قادیان)

ہمیشہ یہ یاد رکھنا ہوگا کہ ہر احمدی کے چہرہ کے پیچھے احمدیت کی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور اسلام کی عزت ہے

50 ویں جلسہ سالانہ تنزانیہ منعقدہ 27 تا 29 ر ستمبر 2019 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

پیارے احبابِ جماعت احمدیہ تنزانیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ 27، 28 اور 29 ستمبر 2019ء کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو عظیم کامیابیوں سے نوازے، تمام شاملینِ جلسہ روحانی برکات سے حصہ پائیں اور آپ سب نیکی، اخلاص اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی ہمیں عطا کردہ نعمتوں اور برکتوں میں سے ایک عظیم نعمت یہ اجتماع ہے جسے ہم جلسہ سالانہ کا نام دیتے ہیں۔ اس اجتماع سے ہمیں اپنے روحانی اور اخلاقی معیار بلند کرنے، اپنے دلوں کو صاف کرنے، اپنے علم کو بڑھانے اور اسی طرح حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے کا منفرد موقع ملتا ہے جس سے ہم تقویٰ میں ترقی کرتے ہیں۔

ان تین دنوں کے دوران ہمیں دنیا کی محبت بکلی چھوڑ کر خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ترجیح دینا ہوگی اور اپنے خالق کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ اس لیے ہر ایک فرد جو اس جلسہ میں شامل ہو رہا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت یہ بات ذہن نشین رکھے کہ جلسہ کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہے۔ اور یہی جلسہ میں شامل ہونے کے لیے آپ کی خالص نیت ہو۔ آپ جلسہ میں شامل ہو کر تقویٰ میں ترقی کرنے کی کوشش کریں اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر یہ سوچ نہیں تو جلسہ میں شامل ہونا بالکل بے فائدہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیوں کو نیک رویہ دکھانے اور اعمال صالحہ بجالانے کی طرف توجہ دلانے کیلئے دنیا کے کونے کونے میں ہمارے جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ ایک خاص روحانی ماحول ہمارے لیے بنایا جاتا ہے تاکہ ہمارے ہر ایک عمل سے خدا تعالیٰ کی رضا ظاہر ہو۔ اس مقصد کے حصول کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ فرمایا:

یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے خالص بندے صرف وہی لوگ ہیں جن کے بارہ میں خود فرماتا ہے: لَا تُلۡہِیۡہِمۡ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ نہ تجارت اور نہ ہی خرید و فروخت انہیں اللہ کے ذکر سے پھیر سکتی ہے۔ (النور آیت 38) اس لیے اللہ کو خوب یاد کرو اور جلسہ کی کارروائی کے دوران، وقفہ میں اور رات کو دعائیں کرو۔ ایک پختہ عہد باندھو کہ ”اے اللہ ہم نیک نیتی کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں جس کا قیام تیری خاص تائید و منشاء کے موافق ہوا ہے۔ ہم تیری رضا حاصل کرنے، بکثرت تیرا ذکر کرنے اور تیری محبت حاصل کرنے کیلئے اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ ہمیں ان تمام برکتوں میں سے حصہ دے جو تو نے اس جلسہ کے ساتھ رکھی ہوئی ہیں اور ہم میں وہ پاک تبدیلی پیدا کر جو تو چاہتا ہے، جس کیلئے تو نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق صادق کو اس دنیا میں بھیجا تاکہ ہم صدقِ دل کے ساتھ اس کے عہدِ بیعت میں شامل ہوسکیں۔“

جلسہ کے ان تین دنوں کے بعد آپ کو دنیاوی معاملات کی طرف لوٹنا ہوگا۔ تاہم، جلسہ میں شامل ہونا آپ کیلئے تب ہی فائدہ مند ہوسکتا ہے اگر دین کو دنیا پر مقدم کرتے چلے جائیں گے۔ ہر حال میں دین کو ترجیح دینی ہوگی اور ہمیشہ یہ یاد رکھنا ہوگا کہ ہر احمدی کے چہرہ کے پیچھے احمدیت کی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور اسلام کی عزت ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے جلسہ کو بے شمار کامیابیوں سے نوازے اور آپ سب کو اس کی کارروائی سے مکمل طور پر فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیعت کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آپ ہمیشہ خلافت احمدیہ کے مطیع و فرمانبردار رہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کی زندگیوں میں حقیقی تبدیلی لائے جو نیکی، تقویٰ اور اسلام اور بنی نوع انسان کی خدمت میں بڑھانے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15 ر اکتوبر 2019)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

2

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی الْعَالَمِ ۞ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

پادری عماد الدین کیلئے پچاس روپے کا انعامی چیلنج

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جا بجا اپنی کتب میں مخالفین کو انعامی اور غیر انعامی چیلنج دیئے۔ آپ کے بعض نہایت پُرشوکت چیلنج کو پڑھ کر جو کیفیت ہوتی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ آپ کے انعامی چیلنج کا مقصد یہ تھا کہ تا مخالفین پر اچھی طرح اتمام حجت ہو جائے اور اسلام کی صداقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔ گزشتہ شمارہ میں ہم نے براہین احمدیہ کے متعلق آپؑ کے دس ہزار روپے کے نہایت پُرشوکت چیلنج کا ذکر کیا تھا۔ آج ہم آپ کے ایک اور انعامی چیلنج کا ذکر کرینگے۔ یہ چیلنج بھی آپ نے اپنی اِسی کتاب یعنی براہین احمدیہ کے صفحہ 434 میں پادری عماد الدین کو بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم پر اعتراض کے جواب میں دیا تھا۔

اس سے پہلے کہ پادری عماد الدین کا اعتراض اور اس کا جواب تحریر کیا جائے پادری صاحب کا مختصر تعارف پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ 1830ء میں پیدا ہوئے۔ 1900ء میں وفات ہوئی۔ قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کرنے اور فقراء وصلحاء وعلماء کی صحبت سے فائدہ اُٹھانے اور اُن سے دین سیکھنے کے بعد تقریباً چھتیس سال کی عمر میں 29/اپریل 1866 کو امرتسر میں پادری رابرٹ کلارک کے ہاتھ پر عیسائی ہو گئے۔ عماد الدین نے لکھا ہے کہ : ’’محض حصول نجات کیلئے عیسائی ہو گیا‘‘ عیسائی ہونے کے بعد اسلام کی مخالفت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا اور قرآن کریم پر اعتراضات کرنا اس کا پیشہ بن گیا۔ کیا ایسا شخص نجات کا خواہاں ہو سکتا ہے؟ پادری عماد الدین کے بارے میں درج ذیل رائے ملاحظہ فرمائیے۔

ایک عیسائی پرچہ ’’شمس الاخبار‘‘ **لکھنؤ** (مطبوعہ امریکن مشن پریس 15/اکتوبر 1875ء نمبر 15 جلد 7 باہتمام پادری کریون صاحب صفحہ 9) نے لکھا کہ:

’’نیاز نامہ‘‘ جس کے مصنف صفدر علی صاحب بہادر مسیحی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع ساگر ملک متوسط ہند ہیں، عماد الدین کی تصنیفات کی مانند نفرتی نہیں کہ جس میں گالیاں لکھی ہوئی ہیں اور اگر 1857 کے مانند پھر غدر ہوا تو اسی شخص کی بدزبانیوں اور بیہودگیوں سے ہوگا۔ جب ان کو باہر پندرہ روپیہ کو بھی کوئی نہ پوچھے اور مشن ستّر روپیہ ماہوار اور کوٹھی ملے جس کے احاطے کے اندر چاہیں تو تیل نکالنے کا کولہو بھی بنا لیں، ایسے لالچیوں کو کیا کہنا چاہئے۔ **(نور الحق الحصۃ الاُولیٰ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 141)**

صفدر علی قیام آگرہ کے زمانے میں عماد الدین کے دوست تھے، جہاں عماد الدین نے اپنے بڑے بھائی مولوی کریم الدین کی نگرانی میں تعلیم حاصل کی۔ 1857 کے بعد مولوی کریم الدین کے لاہور آنے پر عماد الدین بھی لاہور آ گئے۔ یہاں اُنہیں صفدر علی کے عیسائی ہونے کی خبر ملی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد عماد الدین بھی عیسائی ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

بہت سے پادری اس وقت برٹش انڈیا میں ایسے ہیں کہ جن کا دن رات پیشہ ہی یہ ہے کہ ہمارے نبی اور ہمارے سید ومولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے رہیں۔ سب سے گالیاں دینے میں پادری عماد الدین امرتسری کا نمبر بڑھا ہوا ہے۔ **(کتاب البریّہ رُوحانی خزائن جلد 13 صفحہ 120)**

آپؑ نے ایسے پادریوں کے لئے اپنی کتاب نور الحق میں گرانقدر مشورہ دیا کہ :

’’یہ بھوکے ننگے لوگ جو اپنا گذارہ نہیں کر سکتے تھے اور نہ مسلمان انکے کھانے پینے کا انتظام کر سکتے تھے دنیاوی طمع اور مال وزر اور اچھے کھانوں کے لالچ سے گرجوں میں اکٹھے ہو گئے ہیں اور اپنے آپکو اسلام سے متنفر ثابت کرنے کیلئے پاکوں کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زبانِ طعن دراز کرتے اور گالیاں دیتے اور بدزبانی کرتے ہیں اور بے کار رہ کر اپنے نفس کی خواہشات پورا کرنا چاہتے ہیں اور انکے اکابر نے اُنہیں فارغ بٹھا رکھا ہے اور اس قسم کی بدزبانی کے گناہوں سے اُنہیں روکنے کیلئے کوئی انتظام نہیں کرتے، اُنہیں میرا مشورہ یہ ہے کہ انہیں ایسی خدمات دی جانی چاہئیں جو اُن کی قوم اور پیشہ کے لحاظ سے مناسب ہوں۔ اُن میں سے جو نجّار ہے اُسے تیشہ دیا جائے اور دُھننے والے کو ایک مضبوط دُھنکی (پنجن) اور نائی کو نشتر اور اُسترا اور تیلی کو ایک بڑا سا کولہو سپرد کیا جائے۔ تا ہر شخص ان میں سے اپنے کام میں مشغول ہو جائے جس کا وہ اہل ہے۔ اور تا کہ اس انتظام سے وہ فضول گوئی اور بے ہودہ اور گناہ کی باتوں سے رُک جائے۔‘‘

(تعارف کتاب نور الحق (رُ.خ.جِ 8) از حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ صفحہ VII)

پادری رابرٹ کلارک جس کے ہاتھ پر عماد الدین نے بپتسمہ لیا، پادری ہنری مارٹن کلارک کا باپ تھا جس نے پادری عبداللہ آتھم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مابین امرتسر میں مباحثہ کروایا تھا۔ لیکن یہ رابرٹ کلارک کا حقیقی بیٹا نہ تھا بلکہ متبنّٰی تھا۔ اس کے والدین افغان تھے۔ عماد الدین کے آباء ہانسی شہر کے باشندے تھے۔ دادا مولوی محمد فاضل کسی وقت ہانسی چھوڑ کر شہر پانی پت میں آ بسے تھے۔ عیسائی ہونے سے قبل کسی وقت عماد الدین اجمیر کی جامع مسجد کا امام بھی رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

’’پادری عماد الدین صاحب جو کبھی اجمیر شریف کی جامع مسجد کے خطیب ہوا کرتے تھے، اسلام سے انحراف کر کے عیسائی ہو گئے اور اسلام کے خلاف اِس درجہ ان کا بغض بڑھا کہ بعد کی ساری زندگی اسلام کے خلاف جدوجہد کے لئے وقف ہو گئی۔‘‘ **(سوانح فضل عمرؓ جلد اوّل صفحہ 11)**

ذیل میں ہم پادری عماد الدین کا اعتراض اور اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں تحریر کرتے ہیں۔ پادری عماد الدین نے اپنی کتاب ’’ہدایت المسلمین‘‘ میں اعتراض کیا کہ:

’’ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ جو بسم اللہ میں واقع ہے یہ فصیح طرز پر نہیں اگر رحیم الرحمن ہوتا تو یہ فصیح اور صحیح طرز تھی کیونکہ خدا کا نام رحمان باعتبار اُس رحمت کے ہے کہ جو اکثر اور عام ہے اور رحیم کا لفظ بہ نسبت رحمان کے اس رحمت کے لئے آتا ہے کہ جو قلیل اور خاص ہے۔ اور بلاغت کا کام یہ ہے کہ قلت سے کثرت کی طرف انتقال ہو نہ یہ کہ کثرت سے قلت کی طرف۔‘‘ **(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 432 حاشیہ 11)**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا :

جس کلام کی بلاغت کو عرب کے تمام اہل زبان جن میں بڑے بڑے شاعر بھی تھے باوجود سخت مخالفت کے تسلیم کر چکے ہیں بلکہ بڑے بڑے معاند اس کلام کی شانِ عظیم سے نہایت درجہ تعجب میں پڑ گئے اور اکثر ان میں سے کہ جو فصیح اور بلیغ کلام کے اسلوب کو بخوبی جاننے پہچاننے والے اور مذاق سخن سے عارف اور باانصاف تھے وہ طرزِ قرآنی کو طاقتِ انسانی سے باہر دیکھ کر ایک معجزہ عظیم یقین کر کے ایمان لے آئے جنکی شہادتیں جا بجا قرآن شریف میں درج ہیں اور جو لوگ سخت کور باطن تھے اگرچہ وہ ایمان نہ لائے مگر سراسیمگی اور حیرانی کی حالت میں ان کو بھی کہنا پڑا کہ یہ سحر عظیم ہے جس کا مقابلہ نہیں ہو سکتا......اب اسی کلام معجز نظام پر ایسے لوگ اعتراض کرنے لگے جن میں سے ایک تو وہ شخص ہے جس کو دو سطریں عربی کی بھی صحیح اور بلیغ طور پر لکھنے کا ملکہ نہیں اور اگر کسی اہل زبان سے بات چیت کرنے کا اتفاق ہو تو بجز ٹوٹے پھوٹے اور بے ربط اور غلط فقروں کے کچھ بول نہ سکے اور اگر کسی کو شک ہو تو امتحان کر کے دیکھ لے......اور پھر دانا کو زیادہ تر اس بات پر غور کرنی چاہئے کہ جب ایک کتاب جو خود ایک اہل زبان پر ہی نازل ہوئی ہے اور اس کی کمال بلاغت پر تمام اہل زبان بلکہ سبعہ معلقہ کے شعراء جیسے اتفاق کر چکے ہیں تو کیا ایسا مسلم الثبوت کلام کسی نادان اجنبی وژولیدہ زبان والے کے انکار سے جو کہ لیاقت فن سخن سے محض بے نصیب اور توغل علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ بلکہ کسی ادنیٰ عربی آدمی کے مقابلہ پر بولنے سے عاجز ہے قابل اعتراض ٹھہر سکتا ہے؟ بلکہ ایسے لوگ جو اپنی حیثیت سے بڑھ کر بات کرتے ہیں خود اپنی نادانی دکھلاتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اہل زبان کی شہادت کے برخلاف اور بڑے بڑے نامی شاعروں کی گواہی کے مخالف کوئی نکتہ چینی کرنا حقیقت میں اپنی جہالت اور خرفطرتی دکھلانا ہے۔ بھلا عماد الدین پادری کسی عربی آدمی کے مقابلہ پر کسی دینی یا دنیوی معاملہ میں ذرا ایک آدھ گھنٹہ تک ہم کو بول کر تو دکھاوے تا اوّل یہی لوگوں پر کھلے کہ اس کو سیدھی سادی اور بامحاورہ اہل عرب کے مذاق پر بات چیت کرنی آتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ ہم کو یقین ہے کہ اس کو ہرگز نہیں آتی اور ہم بہ یقین تمام جانتے ہیں کہ اگر ہم کسی عربی آدمی کو اس کے سامنے بولنے کے لئے پیش کریں تو وہ عربوں کی طرح اور ان کے مذاق پر ایک چھوٹا سا قصہ بھی بیان نہ کر سکے اور جہالت کے کیچڑ میں پھنسا رہ جائے اور اگر شک ہے تو اس کو قسم ہے کہ آزما کر دیکھ لے۔ اور ہم خود اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اگر پادری عماد الدین صاحب ہم سے درخواست کریں تو ہم کوئی عربی آدمی بہم پہنچا کر کسی مقررہ تاریخ پر ایک جلسہ کریں گے جس میں چند لائق ہندو ہوں گے اور چند مولوی مسلمان بھی ہوں گے اور عماد الدین صاحب پر لازم ہوگا کہ وہ بھی چند عیسائی بھائی اپنے ساتھ لے آویں اور پھر سب حاضرین کے روبرو اوّل عماد الدین صاحب کوئی قصہ جو اسی وقت ان کو بتلایا جائے گا عربی زبان میں بیان کریں۔ اور پھر وہی قصہ وہ عربی صاحب کہ جو مقابل پر حاضر ہوں گے اپنی زبان میں بیان فرماویں۔ پھر اگر منصفوں نے یہ رائے دے دی کہ عماد الدین صاحب نے ٹھیک ٹھیک عربوں کے مذاق پر عمدہ اور لطیف تقریر کی ہے تو ہم تسلیم کر لیں گے کہ ان کا اہل زبان پر نکتہ چینی کرنا کچھ جائے تعجب نہیں **بلکہ اسی وقت پچاس روپیہ نقد بطور انعام ان کو دیئے جائیں گے** لیکن اگر اس وقت عماد الدین صاحب بجائے فصیح اور بلیغ تقریر کے اپنے ژولیدہ اور غلط بیان کی بدبو پھیلانے لگے یا اپنی رسوائی اور نالیاقتی سے ڈر کر کسی اخبار کے ذریعہ سے یہ اطلاع بھی نہ دی کہ میں ایسے مقابلہ کے لئے حاضر ہوں تو پھر ہم بجز اسکے کہ **لعنت اللہ علی الکاذبین** کہیں اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر عماد الدین صاحب تولد ثانی بھی پاویں تب بھی وہ کسی اہل زبان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ پھر جس حالت میں وہ عربوں کے سامنے بھی بول نہیں سکتے اور فی الفور گونگا بننے کے لئے طیار ہیں۔ تو پھر ان عیسائیوں اور آریوں کی ایسی سمجھ پر ہزار حیف اور دو ہزار لعنت ہے کہ جو ایسے نادان کی تالیف پر اعتماد کر کے اس بے مثل کتاب کی بلاغت پر اعتراض کرتے ہیں کہ جس نے سید العرب پر نازل ہو کر عرب کے تمام فصیحوں اور بلیغوں سے اپنی عظمت شان کا اقرار کرایا۔ اور جس کے نازل ہونے سے سبعہ معلقہ مکہ کے دروازہ پر سے اُتارا گیا اور معلقہ مذکورہ کے شاعروں میں سے جو شاعر اُس وقت بقید حیات تھا وہ بلاتوقف اس کتاب پر ایمان لایا۔ **(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 432 حاشیہ 11)**

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ......وہی نوجوان بزرگ ہیں جو ہجرت سے قبل یثرب میں پہلے اسلامی مبلغ بنا کر بھیجے گئے اور جن کے ذریعہ مدینے میں اسلام پھیلا

حضرت مصعب بن عمیرؓ مدینہ میں پہلے شخص تھے جنہوں نے ہجرت سے قبل جمعہ پڑھایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیرؓ کو یاد کرتے تو فرمایا کرتے تھے کہ میں نے مصعب سے زیادہ حسین وجمیل اور ناز و نعمت اور آسائش میں پروردہ کوئی شخص نہیں دیکھا

جمیل اور حسین اور اپنے خاندان میں عزیز و محبوب سمجھے جانے والے

اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

رؤسائے اَوس سعد بن معاذ اور اُسید بن الحضیر رضی اللہ عنہما کے واقعۂ ایمان کا بیان

نظامِ خلافت اور نظامِ جماعت کی انتہائی درجہ پابندی اور اطاعت کرنے والے دو بزرگان، وقف کا حق ادا کرنے والے نائب ناظر ضیافت مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب اور محنت اور اخلاص و وفا کے ساتھ خدمتِ دین کی توفیق پانے والے پروفیسر منور شمیم خالد صاحب کی وفات، مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28؍فروری 2020ء بمطابق 28؍تبلیغ 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ-

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

آج جن صحابی کا ذکر ہوگا ان کا نام ہے حضرت مُصعب بن عمیرؓ۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو عبدالدار سے تھا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ اس کے علاوہ ان کی کنیت ابومحمد بھی بیان کی جاتی ہے۔ حضرت مصعبؓ کے والد کا نام عمیر بن ہاشم اور ان کی والدہ کا نام خناس یا حناس بنت مالک تھا جو مکہ کی ایک مالدار خاتون تھیں۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کے والدین ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی والدہ نے ان کی پرورش بڑے ناز و نعمت سے کی۔ وہ انہیں بہترین پوشاک اور اعلیٰ لباس پہناتی تھیں اور حضرت مصعبؓ مکّے کی اعلیٰ درجے کی خوشبو استعمال کرتے اور حضرمی جوتا جو حضرِ موت کے علاقے کا بنا ہوا جوتا تھا، امیر لوگوں کے لیے مخصوص تھا، وہاں سے منگوا کے پہنا کرتے تھے۔ حضرِ موت عدن سے مشرق کی طرف سمندر کے قریب ایک وسیع علاقہ ہے۔ بہرحال اعلیٰ لباس، اعلیٰ خوشبو اور جوتا تک وہ باہر سے منگوایا کرتے تھے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی بیوی کا نام حمنہ بنت جحش تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن تھیں۔ حَمْنَہ بنت جحش سے ایک بیٹی زینب پیدا ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیرؓ کو یاد کرتے تو فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے مصعب سے زیادہ حسین و جمیل اور ناز و نعمت اور آسائش میں پروردہ کوئی شخص نہیں دیکھا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 85-86 ''مصعب بن عمیر'' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء) (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الخامس صفحہ 175 ''مصعب بن عمیر'' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء) (سیر الصحابہ از شاہ معین الدین احمد ندوی جلد دوم مہاجرین حصہ اول صفحہ 270، 275، دارالاشاعت اردو بازار کراچی 2004ء) (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد السابع صفحہ 71 ''حمنہ بنت جحش'' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء) (معجم البلدان جلد 2 صفحہ 157 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حضرت مصعب بن عمیرؓ جلیل القدر صحابہ میں سے تھے اور ابتدا میں ہی اسلام قبول کرنے والے سابقین میں شامل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دارِ ارقم میں تبلیغ کیا کرتے تھے اس وقت آپؓ نے اسلام قبول کیا لیکن اپنی والدہ اور قوم کی مخالفت کے اندیشے سے اسے مخفی رکھا۔ حضرت مصعبؓ چُھپ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ ایک دفعہ عثمان بن طلحہؓ نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کے گھر والوں اور والدہ کو خبر کر دی۔ والدین نے ان کو قید کر دیا۔ آپؓ قید میں ہی رہے یہاں تک کہ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ ان کو موقع ملا، باہر آئے اور پھر ہجرت کر گئے۔ کچھ عرصے بعد بعض مہاجرین حبشہ سے مکہ واپس آئے تو حضرت مصعب بن عمیرؓ بھی ان میں شامل تھے۔ آپؓ کی والدہ نے جب آپؓ کی حالتِ زار دیکھی تو آئندہ سے مخالفت ترک کر دی اور بیٹے کو اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو دو ہجرتیں کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے پہلے حبشہ اور بعد میں مدینے کی طرف ہجرت کی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 86 ''مصعب بن عمیر'' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء) (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الخامس صفحہ 175 ''مصعب بن عمیر'' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مَیں نے آسائش کے زمانے میں بھی دیکھا اور مسلمان ہونے کے بعد بھی۔ اسلام کی خاطر انہوں نے اتنے دکھ جھیلے کہ میں نے دیکھا کہ ان کے جسم سے جلد اس طرح اترنے لگی تھی جیسے سانپ کی کینچلی اترتی ہے اور نئی جلد آتی ہے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن اسحاق صفحہ 230، من عذب فی اللہ بمکۃ من المؤمنین، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

یہ قربانی کے ایسے ایسے معیار تھے جو حیرت انگیز ہیں۔

ایک روز مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت حضرت مصعبؓ کے پیوند شدہ کپڑوں میں چمڑے کی ٹاکیاں لگی ہوئی تھیں۔ کہاں تو وہ کہ اعلیٰ درجے کا لباس اور کہاں مسلمان ہونے کے بعد یہ حالت کہ چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ صحابہؓ نے حضرت مصعبؓ کو دیکھا تو سر جھکا لیے کہ وہ بھی حضرت مصعب بن عمیرؓ کی تبدیلی حالت میں کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے آ کر سلام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا اور اس کی احسن رنگ میں ثنا بیان فرمائی۔ پھر فرمایا کہ الحمد للہ دنیا داروں کو ان کی دنیا نصیب ہو۔ میں نے مصعبؓ کو اُس زمانے میں دیکھا ہے جب شہرِ مکہ میں اس سے بڑھ کر صاحبِ ثروت و نعمت کوئی نہ تھا۔ یہ ماں باپ کی عزیز ترین اولاد تھی مگر خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت نے اسے آج اس حال تک پہنچایا ہے اور اس نے وہ سب کچھ خدا اور اس کی رضا کی خاطر چھوڑ دیا ہے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 86 ''مصعب بن عمیر'' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو دیکھا تو ان کی ناز و نعمت والی حالت کو یاد کر کے رونے لگے جس میں وہ رہا کرتے تھے۔ جو ان کی پہلی حالت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد آئی کہ کس طرح اب قربانی کر رہے ہو۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت مصعب بن عمیرؓ آئے۔ ان کے بدن پر چمڑے کی پیوند لگی ہوئی ایک چادر تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کی اس ناز و نعمت کو یاد کر کے رونے لگے جس میں وہ پہلے تھے اور جس حالت میں وہ اب تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہوگا تمہارا اس وقت جبکہ تم میں سے ایک شخص ایک جوڑے میں صبح کرے گا تو دوسرے جوڑے میں شام کرے گا یعنی اتنی فراخی پیدا ہو جائے گی کہ صبح شام تم کپڑے بدلا کرو گے اور پھر آپؐ نے فرمایا کہ اسکے سامنے ایک برتن کھانے کا رکھا جائے گا تو دوسرا اٹھایا جائے گا یعنی کھانا بھی قسم قسم کا ہوگا اور مختلف کورسز (courses) سامنے آتے جائیں گے جس طرح آج رواج ہے۔ اور تم اپنے مکانوں میں ایسے ہی پردے ڈالو گے جیسا کہ کعبے پر پردہ ڈالا جاتا ہے۔ بڑے قیمتی قسم کے پردے استعمال کیے جائیں گے۔ یہ بالکل آج کل کے نظارے یا اس کشائش کے نظارے ہیں جب مسلمانوں کو بعد میں وہ کشائش ملی۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اس وقت آج سے بہت اچھے ہوں گے اور عبادت کے لیے فارغ ہوں گے ایسی فراخی ہوگی، ایسے حالات ہوں گے تو پھر عبادت کیلئے بالکل فارغ ہوں گے اور محنت اور مشقت سے بچ جائیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم آج کے دن ان دنوں سے بہتر ہو۔ (سنن الترمذی ابواب صفۃ القیامۃ حدیث 2476) تمہاری حالت، تمہاری عبادتیں، تمہارے معیار اس سے

بہت بلند ہیں جو بعد میں آنے والوں کے کشائش کی صورت میں ہوں گے۔

سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ہجرتِ حبشہ کے بارے میں لکھا ہے اس میں سے کچھ مَیں پہلے دوسرے صحابہؓ کے ذکر میں بیان کر چکا ہوں۔ مختصر یہاں ذکر کر دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر ماہِ رجب پانچ نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ یہ ایک عجیب بات ہے کہ ان ابتدائی مہاجرین میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو قریش کے طاقتور قبائل سے تعلق رکھتے تھے اور کمزور لوگ کم نظر آتے ہیں جس سے دو باتوں کا پتا چلتا ہے۔ اول یہ کہ طاقتور قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی قریش کے مظالم سے محفوظ نہ تھے۔ دوسرے یہ کہ کمزور لوگ مثلاً غلام وغیرہ اس وقت ایسی کمزوری اور بے بسی کی حالت میں تھے کہ ہجرت کی بھی طاقت نہ رکھتے تھے۔ بہرحال قریشِ مکہ کو ان لوگوں کی ہجرت کا جب علم ہوا تو وہ سخت برہم ہوئے کہ یہ شکار مفت میں ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ چنانچہ انہوں نے ان مہاجرین کا پیچھا کیا مگر جب ان کے آدمی ساحل پر پہنچے تو جہاز روانہ ہو چکا تھا اور یہ لوگ ناکام واپس لوٹے۔ حبشہ میں پہنچ کر مسلمانوں کو نہایت امن کی زندگی نصیب ہوئی اور خدا خدا کر کے قریش کے مظالم سے چھٹکارا ملا۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے صفحہ 146-147)

بیعتِ عقبہ اولیٰ کے موقعے پر مدینہ سے آئے ہوئے بارہ افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جب یہ لوگ واپس مدینہ جانے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو ان کے ساتھ بھجوایا تا کہ وہ انہیں قرآن پڑھائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ مدینہ میں آپؓ قاری اور مقری، استاد کے نام سے مشہور ہو گئے۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الخامس صفحہ 175-176 ''مصعب بن عمیر'' دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب المجلد الرابع صفحہ 37 ''مصعب بن عمیر'' دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2010ء) (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 199، باب ارسال الرسولؐ مصعب بن عمیر مع وفد العقبۃ، دار ابن حزم بیروت لبنان 2009ء)

مقری یعنی استاد اس کے نام سے مشہور ہو گئے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق اوس اور خزرج کے انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ کوئی شخص ہمیں قرآن پڑھانے کے لیے بھیجیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو بھیجا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الاول صفحہ 171 باب ذکر العقبۃ الاولیٰ الاثنی عشر، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

مدینے میں حضرت مصعبؓ نے حضرت اسعد بن زُرارہؓ کے گھر قیام کیا۔ آپؓ نمازوں میں امامت کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 199، باب ارسال الرسولؐ مصعب بن عمیر مع وفد العقبۃ، دار ابن حزم بیروت 2009ء)

حضرت مصعبؓ ایک عرصے تک حضرت اسعد بن زُرارہؓ کے گھر قیام پذیر رہے لیکن بعد میں حضرت سعد بن معاذؓ کے گھر منتقل ہو گئے۔ (سیر الصحابہ از شاہ معین الدین احمد ندوی جلد دوم مہاجرین حصہ اول صفحہ 272، دار الاشاعت اردو بازار کراچی 2004ء)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجر صحابہ میں سب سے پہلے ہمارے پاس مدینہ تشریف لانے والے مصعب بن عمیرؓ اور ابن ام مکتومؓ تھے۔ مدینے پہنچ کر ان دونوں صحابہؓ نے ہمیں قرآن مجید پڑھانا شروع کر دیا۔ پھر عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صحابہ کو ساتھ لے کر آئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی مدینہ والوں کو اتنا خوش ہونے والا نہیں دیکھا تھا جتنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوش ہوئے تھے۔ بچیاں اور بچے بھی کہنے لگے تھے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ ہمارے یہاں تشریف لائے ہیں۔ (صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب سورۃ الاعلیٰ حدیث 4941)

سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت مصعب بن عمیرؓ کے بارے میں مزید بیان کرتے ہیں کہ

''دارِ ارقم میں جو اشخاص ایمان لائے وہ بھی سابقین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ مشہور یہ ہیں۔ اول مصعب بن عمیر'' رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''جو بنو عبد الدار میں سے تھے اور بہت شکیل اور حسین تھے اور اپنے خاندان میں نہایت عزیز و محبوب سمجھے جاتے تھے۔ یہ وہی نوجوان بزرگ ہیں جو ہجرت سے قبل یثرب میں پہلے اسلامی مبلغ بنا کر بھیجے گئے اور جن کے ذریعہ مدینے میں اسلام پھیلا۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے صفحہ 129)

پھر ایک سیرت کی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت مصعب بن عمیرؓ مدینہ میں پہلے شخص تھے جنہوں نے ہجرت سے قبل جمعہ پڑھایا۔ حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت عقبہ ثانیہ سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینے میں نماز جمعہ کے لیے اجازت طلب کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے مدینے میں حضرت سعد بن خیثمہؓ کے گھر پہلا جمعہ پڑھایا۔ اس میں مدینے کے بارہ افراد شامل ہوئے۔ اس موقعے پر انہوں نے ایک بکری ذبح کی۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ اسلام میں پہلے شخص تھے جنہوں نے جمعے کی نماز پڑھائی۔ لیکن ایک روایت دوسری بھی ہے جس کے مطابق حضرت ابواُمامہ اَسْعَد بن زُرارہؓ تھے جنہوں نے مدینہ میں پہلا جمعہ پڑھایا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 87-88 ''مصعب بن عمیر'' دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الاول صفحہ 171 باب ذکر العقبۃ الاولیٰ الاثنی عشر، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

بہرحال حضرت مصعبؓ پہلے مبلغ تھے۔ حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اسعد بن زُرارہ کو ساتھ لے کر انصار کے مختلف محلّوں میں تبلیغ کی غرض سے جاتے تھے۔ حضرت مصعبؓ کی تبلیغ سے بہت سے صحابہ مسلمان ہوئے جن میں کِبارِ صحابہ مثلاً حضرت سعد بن معاذؓ، حضرت عَبّاد بن بِشرؓ، حضرت محمد بن مَسلمہؓ، حضرت اُسید بن حُضیرؓ وغیرہ شامل تھے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 200، باب اول جمعۃ اقیمت بالمدینۃ، دار ابن حزم بیروت 2009ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 321، 326، 338، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

حضرت مصعبؓ کی تبلیغی مساعی اور کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ

''مکّہ سے رخصت ہوتے ہوئے ان بارہ نَو مسلمین نے درخواست کی کہ کوئی اسلامی معلم ہمارے ساتھ بھیجا جاوے جو ہمیں اسلام کی تعلیم دے اور ہمارے مشرک بھائیوں کو اسلام کی تبلیغ کرے۔ آپ ﷺ نے مصعب بن عمیرؓ کو جو قبیلہ عبدالدار کے ایک نہایت مخلص نوجوان تھے ان کے ساتھ روانہ کر دیا۔ اسلامی مبلغ ان دنوں میں قاری یا مُقْرِیٔ کہلاتے تھے کیونکہ ان کا کام زیادہ تر قرآن شریف سنانا تھا کیونکہ یہی تبلیغ اسلام کا بہترین ذریعہ تھا۔ چنانچہ مصعبؓ بھی یثرب میں مقریٔ کے نام سے مشہور ہو گئے۔ مصعبؓ نے مدینہ پہنچ کر اسعد بن زُرارہؓ کے مکان پر قیام کیا جو مدینے میں سب سے پہلے مسلمان تھے اور ویسے بھی ایک نہایت مخلص اور بااثر بزرگ تھے اور اسی مکان کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہمہ تن مصروف ہو گئے اور چونکہ مدینہ میں مسلمانوں کو اجتماعی زندگی نصیب تھی اور تھی بھی نسبتاً امن کی زندگی، اس لیے اسعد بن زرارہؓ کی تجویز پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعبؓ بن عمیر کو جمعہ کی نماز کی ہدایت فرمائی۔ اس طرح مسلمانوں کی اشتراکی زندگی کا آغاز ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ میں گھر گھر اسلام کا چرچا ہونے لگا اور اوس و خزرج بڑی سرعت کے ساتھ مسلمان ہونے شروع ہو گئے۔ بعض صورتوں میں تو ایک قبیلے کا قبیلہ ایک دن میں ہی سب کا سب مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ بنو عَبد الاُشْہَل کا قبیلہ بھی اسی طرح ایک ہی وقت میں اکٹھا مسلمان ہوا تھا۔ یہ قبیلہ انصار کے مشہور قبیلہ اوس کا ایک ممتاز حصہ تھا اور اس کے رئیس کا نام سعد بن معاذ تھا جو صرف قبیلہ بنو عبد الاشہل کے ہی رئیس اعظم نہ تھے بلکہ تمام قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ جب مدینہ میں اسلام کا چرچا ہوا تو سعد بن معاذ کو یہ برا معلوم ہوا اور انہوں نے اسے روکنا چاہا۔'' اسلام لانے سے پہلے یہ سعد بن معاذؓ بڑے مخالف تھے۔ ''مگر اسعد بن زرارہ سے ان کی بہت قریب کی رشتہ داری تھی یعنی وہ ایک دوسرے کے خالہ زاد بھائی تھے اور اسعد مسلمان ہو چکے تھے۔ اس لیے سعد بن معاذ خود براہ راست دخل دیتے ہوئے رکتے تھے کہ کوئی بدمزگی پیدا نہ ہو جائے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے ایک دوسرے رشتہ دار اُسید بن الحضیر سے کہا کہ اَسعد بن زرارہ کی وجہ سے مجھے تو کچھ حجاب ہے۔'' مسلمان ہو گیا ہے اور اس کے ہاں تبلیغ کا ساتھ بھی دے رہا ہے۔ ''مگر تم جا کر مصعبؓ کو روک دو۔'' بجائے اَسعد بن زرارہؓ کو روکنے کے حضرت مصعبؓ کو روک دو ''کہ ہمارے لوگوں میں یہ بے دینی نہ پھیلائیں اور اسعد سے بھی کہہ دو کہ یہ طریق اچھا نہیں ہے۔ اُسید قبیلہ عبد الاشہل کے ممتاز رؤساء میں سے تھے۔ حتّٰی کہ ان کا والد جنگِ بُعاث میں تمام اوس کا سردار رہ چکا تھا اور سعد بن معاذ کے بعد اسید بن الحضیر کا بھی اپنے قبیلہ پر بہت اثر تھا۔ چنانچہ سعد کے کہنے پر وہ مصعب بن عمیر اور اسعد بن زرارہ کے پاس گئے اور مصعب سے مخاطب ہو کر غصہ کے لہجے میں کہا۔ تم کیوں ہمارے آدمیوں کو بے دین کرتے پھرتے ہو؟ اس سے باز آ جاؤ ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ پیشتر اس کے کہ مصعب کچھ جواب دیتے اسعد نے آہستگی سے مصعب سے کہا کہ یہ اپنے قبیلہ کے ایک بااثر رئیس ہیں۔ ان سے بہت نرمی اور محبت سے بات کرنا۔ چنانچہ مصعب نے بڑے ادب اور محبت کے رنگ میں اسید سے کہا کہ آپ ناراض نہ ہوں بلکہ مہربانی فرما کر تھوڑی دیر تشریف رکھیں اور ٹھنڈے دل سے

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ (سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اَے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا

طالبِ دُعا: دھانوشیر پا، جماعت احمدیہ دیو دمتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ (سورۃ البقرہ:58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالبِ دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ہماری بات سن لیں اوراس کے بعد کوئی رائے قائم کریں۔ اُسید اس بات کو معقول سمجھ کر بیٹھ گئے۔‘‘ سعید فطرت تھے، ’’اور مصعب نے انہیں قرآن شریف سنایا اور بڑی محبت کے پیرایہ میں اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا۔ اُسید پر اتنا اثر ہوا کہ وہیں مسلمان ہو گئے اور پھر کہنے لگے کہ میرے پیچھے ایک ایسا شخص ہے کہ جو اگر ایمان لے آیا تو ہمارا سارا قبیلہ مسلمان ہو جائے گا۔ تم ٹھہرو میں اسے ابھی یہاں بھیجتا ہوں۔ یہ کہہ کر اسید اٹھ کر چلے گئے اور کسی بہانہ سے سعد بن معاذ کو مصعب بن عمیر اور اسعد بن زرارہ کی طرف بھجوا دیا۔ سعد بن معاذ آئے اور بڑے غضبناک ہو کر اسعد بن زرارہ سے کہنے لگے کہ دیکھو اسعد تم اپنی قرابت داری کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو اور یہ ٹھیک نہیں ہے۔‘‘ ابھی میں رشتہ داری کی وجہ سے چپ ہوں لیکن ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ۔ ’’اس پر مصعبؓ نے اسی طرح نرمی اور محبت کے ساتھ ان کو ٹھنڈا کیا۔‘‘ جیسے پہلے کو کیا تھا ’’اور کہا کہ آپ ذرا تھوڑی دیر تشریف رکھ کر میری بات سن لیں اور پھر اگر اس میں کوئی چیز قابل اعتراض ہو تو (بے شک) ردّ کر دیں۔ سعد نے کہا۔ ہاں یہ مطالبہ تو معقول ہے اور اپنا نیزہ ٹیک کر بیٹھ گئے اور مصعبؓ نے اسی طرح پہلے قرآن شریف کی تلاوت کی اور پھر اپنے دلکش رنگ میں اسلامی اصول کی تشریح کی۔ ابھی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ یہ بت بھی رام تھا۔‘‘ یعنی سعد بن معاذؓ جو تھے وہ بھی یہ باتیں سن کے رام ہو گئے۔ ’’چنانچہ سعد نے مسنون طریق پر غسل کر کے کلمہ شہادت پڑھ دیا اور پھر اس کے بعد سعد بن معاذ اور اسید بن الحضیر دونوں مل کر اپنے قبیلہ والوں کی طرف گئے اور سعدؓ نے ان سے مخصوص عربی انداز میں پوچھا کہ اے بنی عبدالاشہل! تم مجھے کیسا جانتے ہو؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ آپ ہمارے سردار اور سردار ابن سردار ہیں اور آپ کی بات پر ہمیں کامل اعتماد ہے۔ سعد نے کہا تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں جب تک تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لاؤ۔ اس کے بعد سعد نے انہیں اسلام کے اصول سمجھائے اور ابھی اس دن پر شام نہیں آئی تھی کہ تمام قبیلہ مسلمان ہو گیا اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسیدؓ نے خود اپنے ہاتھ سے اپنی قوم کے بت نکال کر توڑے۔

سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسید بن الحضیرؓ جو اس دن مسلمان ہوئے دونوں چوٹی کے صحابہ میں شمار ہوتے ہیں اور انصار میں تو‘‘ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ’’انصار میں تو لاریب ان کا بہت ہی بلند پایہ تھا۔‘‘ کوئی شک نہیں اس میں، بہت بلند تھے۔ ’’بالخصوص سعد بن معاذؓ کو تو انصارِ مدینہ میں وہ پوزیشن حاصل ہوئی جو مہاجرینِ مکہ میں حضرت ابوبکرؓ کو حاصل تھی۔ یہ نوجوان نہایت درجہ مخلص، نہایت درجہ وفادار اور اسلام اور بانیٔ اسلام کا ایک نہایت جاں نثار عاشق نکلا اور چونکہ وہ اپنے قبیلہ کا رئیسِ اعظم بھی تھا اور نہایت ذہین تھا اسلام میں اسے وہ پوزیشن حاصل ہوئی جو صرف خاص بلکہ اَخصّ صحابہ کو حاصل تھی اور‘‘ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ’’اور لاریب۔ اس کی جوانی کی موت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ سعدؓ کی موت پر تو رحمٰن کا عرش بھی حرکت میں آ گیا ہے۔ ایک گہری صداقت پر مبنی تھا۔ غرض اس طرح سرعت کے ساتھ اوس و خزرج میں اسلام پھیلتا گیا۔ یہود خوف بھری آنکھوں کے ساتھ یہ نظارے دیکھتے تھے اور دل ہی دل میں یہ کہتے تھے کہ خدا جانے کیا ہونے والا ہے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے صفحہ 224 تا 227)

حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ سے بہت سے افراد مسلمان ہوئے۔ آپؓ سن تیرہ نبوی میں حج کے موقعے پر مدینے سے ستّر انصار کا وفد لے کر مکہ روانہ ہوئے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیینؐ میں، مختلف روایتوں سے لے کر، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ

’’اگلے سال یعنی تیرہ نبوی کے ماہ ذی الحجہ میں حج کے موقعہ پر اوس اور خزرج کے کئی سو آدمی مکہ میں آئے۔ ان میں ستر شخص ایسے شامل تھے جو یا تو مسلمان ہو چکے تھے اور یا اب مسلمان ہونا چاہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے مکہ آئے تھے۔ مصعبؓ بن عمیر بھی ان کے ساتھ تھے۔ مصعبؓ کی ماں زندہ تھی اور گو مشرکہ تھی مگر ان سے بہت محبت کرتی تھی۔ جب اسے ان کے آنے کی خبر ملی تو اس نے ان کو کہلا بھیجا کہ پہلے مجھ سے آ کر مل جاؤ پھر کہیں دوسری جگہ جانا۔ مصعبؓ نے جواب دیا کہ میں ابھی تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملا۔ آپؐ سے مل کر پھر تمہارے پاس آؤں گا۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپؐ سے مل کر اور ضروری حالات عرض کر کے پھر اپنی ماں کے پاس گئے۔‘‘ یہ بات سن کے، یہ دیکھ کر کہ پہلے مجھے ملنے نہیں آئے ’’وہ بہت جلی بھنی بیٹھی تھی۔ ان کو دیکھ کر بہت روئی اور بڑا شکوہ کیا۔ مصعبؓ نے کہا ماں! میں تم سے ایک بڑی اچھی بات کہتا ہوں جو تمہارے واسطے بہت ہی مفید ہے اور سارے جھگڑوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا وہ کیا ہے؟ مصعبؓ نے آہستہ سے جواب دیا۔ بس یہی کہ بت پرستی ترک کر کے مسلمان ہو جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ۔ وہ پکّی مشرکہ تھی سنتے ہی شور مچا دیا کہ مجھے ستاروں کی قَسم ہے میں تمہارے دین میں کبھی داخل نہ ہوں گی اور اپنے رشتہ داروں کو اشارہ کیا کہ مصعبؓ کو پکڑ کر قید کر لیں مگر وہ بھاگ کر نکل گئے۔‘‘ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے صفحہ 227)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار — جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب — کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دار جلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ذکر میں ابھی مزید ذکر بھی ہے جو جاری رہے گا لیکن کیونکہ آج دو جنازے غائب ہیں جو میں پڑھاؤں گا۔ ان کا ذکر بھی کرنا ہے۔ اس لیے یہاں میں حضرت مصعبؓ کا ذکر ختم کرتا ہوں۔ ان شاء اللہ آئندہ خطبے میں بیان ہوگا۔

جو جنازے پڑھانے ہیں ان میں سے ایک مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب ابن مکرم ملک مظفر احمد صاحب ہیں جو 22 فروری کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ ان کو ایک عرصے سے جگر کی تکلیف تھی جس کی وجہ سے دس دن طاہر ہارٹ میں زیرِ علاج رہنے کے بعد آپ خالقِ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ ملک منور احمد جاوید صاحب کے دادا (صوبیدار میجر) حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحبؓ تھے اور ان کے نانا حضرت شیخ عبدالکریم صاحبؓ تھے جن کا تعلق غازی پور ضلع گورداسپور سے تھا اور دادا جو تھے وہ دھرم کوٹ رندھاوا کے تھے۔ دونوں بزرگوں نے یعنی دادا اور نانا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور صحابیت کا شرف پایا۔ ملک منور جاوید صاحب کی شادی 1968ء میں سلمٰی جاوید صاحبہ سے ہوئی جو صوفی حامد صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحبؓ مبلغ ماریشس صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی نیز حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی نواسی ہیں۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ صحابہ میں سے تھے۔ اس طرح ملک منور جاوید صاحب کے دادا اور نانا اور ان کی اہلیہ کے دادا اور نانا چاروں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحابی تھے۔

اپنی زندگی وقف کرنے کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے ملک صاحب نے ایک موقعے پر کہا کہ وقف کی توجہ مجھے اس طرح پیدا ہوئی کہ جب میں 1982ء کے انصار اللہ کے اجتماع میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تقریر سن رہا تھا تو حضور نے اپنی تقریر میں وقف کی اہمیت بیان کی اور تقریر کے آخر پہ ایک جملہ جس کا مفہوم یہ تھا کہ کیا تم نہیں چاہتے کہ تمہارا آخری سانس وقف میں نکلے۔ کہتے ہیں یہ فقرہ جو تھا یہ میرے لیے ایک turning point تھا۔ میں سوچتا رہا کہ کیا مَیں بھی وقف کر سکوں گا۔ بہرحال اس کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو وقف کے لیے پیش کرنے کا فیصلہ کیا اور 10؍اگست 1983ء کو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں وقفِ زندگی کی درخواست کی جس پر حضور رحمہ اللہ نے 18؍اگست 1983ء کو آپ کا وقف منظور فرمایا اور وقف منظور فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ آپ اپنا کام سمیٹ کر بے شک آ جائیں۔ اس وقت یہ اپنا کاروبار بھی کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 28؍اگست 1983ء کو آپ کا ابتدائی تقرر کیا جو وکالتِ صنعت و تجارت میں تھا۔ مورخہ یکم اکتوبر 1983ء سے آپ وکالت صنعت و تجارت میں حاضر ہو گئے۔ وقف سے قبل آپ نے ابتدائی سولہ سال سیکرٹیریٹ حکومت پنجاب میں سروس کی۔ اسکے بعد تقریباً دس سال ذاتی کاروبار کرتے رہے۔ نومبر 1983ء میں آپ مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز مقرر ہوئے۔ 84ء میں معاون ناظر ضیافت مقرر ہوئے۔ 20؍اپریل 1987ء سے جولائی 2016ء تک بطور نائب ناظر ضیافت فرائض ادا کرنے کی توفیق ملی۔ 1990ء میں جب کمیٹی کفالت یکصد یتامٰی قائم ہوئی تو کفالت یکصد یتامٰی کی کمیٹی کے پہلے سیکرٹری مقرر ہوئے اور قریباً بیس سال تک آپ کو اس خدمت کی توفیق ملی۔ 1968ء سے 1970ء تک مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں بطور قائد ضلع اور علاقہ لاہور رہے اور یہ تقریباً دس سال کا عرصہ خدمت کا بنتا ہے۔ انصار اللہ میں 84ء سے 14ء تک ان کو خدمت کا موقع ملا۔ 84ء سے 14ء اکتیس سال تک انصار اللہ پاکستان میں قائد تحریک جدید، قائد تربیت اور قائد اشاعت اور پھر یہ آخری پانچ سال نائب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان خدمت کی توفیق ملی۔

جب یہ سرکاری نوکری کرتے تھے تو اس وقت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ایک دفعہ ملک صاحب نے کہا کہ سروس کے دوران ہمارے ایک انچارج تھے۔ بڑے متعصّب انسان تھے اور اکثر اپنے مولویوں کو میرے پاس مباحثہ کے لیے لاتے تھے۔ اس طرح ایک بار وہ علامہ پروفیسر خالد محمود صاحب کو لائے جو اس وقت کے بڑے جید عالم تھے۔ ان سے مباحثہ شروع ہوا۔ جب ان عالم صاحب سے کوئی بات نہ بن پڑی تو انہوں نے غصہ میں گالیاں دینا شروع کر دیں جو عام مولویوں کا طریقہ ہے۔ تو کہتے ہیں کہ میرے جو افسر انچارج تھے وہ ڈر گئے کہ کہیں معاملہ خراب ہی نہ ہو جائے۔ اس پر ان علامہ صاحب نے میرے انچارج کو جن کا نام عبدالرحمٰن تھا، حوصلہ دینے کے لیے کہا کہ، مولوی صاحب کے الفاظ بڑے ایسے ہیں جو دل سے یہ یقین رکھتے ہیں کہ جماعت کے افراد کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہے۔ کہتے ہیں کہ مولانا صاحب نے کہا کہ، ان لوگوں نے خدا، رسول اور کتاب یعنی کلام الٰہی پر اتنے ظلم کیے کہ اللہ ان کو ہلاک کر دیتا یعنی کہ اللہ تعالیٰ پر، رسول پر اور قرآن کریم پر احمدیوں نے اتنے ظلم کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دیتا لیکن کیوں ہلاک نہیں کیا؟ مولانا صاحب کہنے لگے یہ ہر بار اس وجہ سے بچ جاتے ہیں۔ یہ کیوں بچ جاتے ہیں؟ کیونکہ یہ اپنی نمازوں میں خوب روتے ہیں۔ تو ملک صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا۔ علامہ صاحب! یہ بات آپ مجھے لکھ کر دے دیں۔ کہنے لگے کیوں؟ پنجابی میں کہنے لگے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی کھایا ہم نے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

کہ اَج میں لکھ دیواں تے کل تُسی اخبار وچ چھپوا دیو گے۔' تو مطلب یہی ہے کہ ان کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ احمدیوں کی گریہ وزاری جو ہے وہ ہر وقت ان کے کام آتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی سنتا ہے۔ اس کے باوجود کہ ہم غلط ہیں پھر بھی یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری سنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آنکھیں بھی کھولے اور قوم کو جو انہوں نے غلط رستے پہ ڈالا ہوا ہے، غلط رہنمائی کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ قوم کو ان کے دجل اور فریبوں سے بھی بچائے۔

ہمارے معاون ناظر ضیافت اسامہ اظہر صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ ملک منور احمد جاوید صاحب اعلیٰ درجے کی انتظامی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ راتوں کو اٹھ کر دارالضیافت کا چکر لگاتے۔ کارکنوں سے جائزہ لیتے اور موسم کے مطابق ان کے لیے چائے اور انڈوں وغیرہ کا انتظام کرواتے۔ کارکنان دارالضیافت سے ان کا بہت محبت، شفقت اور ہمدردی کا سلوک تھا۔ ہر کارکن کے گھریلو حالات سے باخبر رہتے اور خاموشی سے ہر ممکن مالی مدد بھی کرتے۔

ان کے داماد ندیم صاحب کہتے ہیں اور بھانجے بھی ہیں کہ ملک صاحب نے ایک دفعہ ان کو کہا ایک پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے ہمیشہ نمازوں کی تحریک کرتے اور خلافت سے محبت اور خدمتِ دین کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ کہتے ہیں انہوں نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد ایک دن میں نے فیصلہ کیا کہ چونکہ میں ریٹائرڈ ہو گیا ہوں اس لیے طوعی چندوں کو نصف کر دیتا ہوں۔ آمد، الاؤنس جو ہے وہ اب کم ہو گیا ہے لہٰذا میں نے اپنے وعدہ جات کی لسٹ بنائی اور سو گیا۔ رات کو کہتے ہیں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ میرے پاس آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مَیں عالمِ کَوْن کا خدا ہوں۔ سنا ہے کہ تم نے اپنے چندے آدھے کر دیے ہیں۔ آؤ میں تمہیں اپنی کائنات کی سیر کراؤں۔ لہٰذا اللہ نے مجھے خواب میں اپنے پہاڑ دکھائے، جنگل وادیاں دریا اور باغات دکھائے اور کہا کہ جب سب کا مَیں مالک ہوں تو تمہیں کس بات کی فکر۔ کہتے ہیں یہاں تک یہ بات میں نے سنی اور میری آنکھ کھل گئی اور مَیں نے جو چندے آدھے کرنے کا فیصلہ کیا تھا وہ ترک کر دیا اور اپنے چندے باقاعدہ اس طرح ادا کرنے شروع کر دیے۔

ان کی بیگم بتاتی ہیں کہ وقفِ زندگی سے پہلے جب یہ کاروبار کیا کرتے تھے تو بہت سی رقم جیب میں ڈال کر چادر اوڑھ کر سردیوں کی راتوں کو سڑک پر نکل جایا کرتے تھے اور کہتے تھے اس وقت ضرورت مند ملے گا تو وہ حقیقت میں بہت ضرورت مند ہوگا۔ لہٰذا ایک بار ایک آدمی کھڑا تھا جو بہت پریشان تھا اور اس نے بتایا کہ اس کی والدہ بہت سخت بیمار ہے اور اس کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ انہوں نے وہ سارے پیسے اس کو دے دیے اور واپس گھر آ گئے۔

آصف مجید صاحب معاون ناظر ضیافت ہیں، مربی ہیں۔ کہتے ہیں کہ بعض دفعہ رَش زیادہ ہونے کی صورت میں مہمانوں کو رہائش کی مشکلات پیش آتی تھیں اور بعض مہمان تو سرِ عام اور دفتر میں آ کر بھی بعض دفعہ سخت جملے اور الفاظ کہہ دیتے تھے مگر مرحوم بڑی خندہ پیشانی سے تمام بات سنتے اور بعض دفعہ تو کہتے ہیں مَیں نے انہیں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ تو مرحوم جن مہمانوں سے معافی مانگ رہے ہوتے ان میں سے بعض ان کے بچوں کی عمر کے بھی ہوتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے مہمانوں کے جانے کے بعد اظہار کیا کہ ملک صاحب مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے کہ آپ نے اس بچے سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی ہے۔ تو کہنے لگے تمہیں کیوں تکلیف ہوئی ہے؟ ہاتھ تو میں نے جوڑے ہیں تم نے نہیں۔ اور یاد رکھو کہ جس کے یہ مہمان ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ تو مہمانوں کو منانے کے لیے ننگے پاؤں بھاگ کر مہمانوں کو راضی کر کے واپس لائے تھے۔

پھر آصف صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ خاکسار ان کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک دن ایک بزرگ بہت غصے سے میرے دفتر میں داخل ہوئے اور پنجابی میں ملک صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم ملک منور جاوید ہو۔ 'توں ای ملک منور جاوید ایں'۔ ملک صاحب کہنے لگے کہ میں ہی ملک منور جاوید ہوں۔ تو بزرگ مہمان مخاطب ہوئے اور کہنے لگے پنجابی میں کہ 'تیرے پیو دا لنگر خانہ اے'۔ تمہارے باپ کا یہ لنگر خانہ ہے؟ ملک صاحب نے جواب دیا کہ نہیں بابا جی۔ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر خانہ ہے۔ میرے اور آپ کے مشترکہ باپ کا لنگر خانہ ہے۔ یہ جواب سن کے وہ بزرگ مطمئن ہو گئے اور بڑے آرام سے اور محبت سے اپنا معاملہ بیان کیا اور چلے گئے۔

بعض دفعہ مہمان بھی زیادتی کر جاتے ہیں۔ مجھے بھی شکایتیں آتی ہیں کہ جی دارالضیافت میں یہ سلوک ہوا، وہ سلوک ہوا لیکن تحقیق کرو تو پتا لگتا ہے کہ مہمانوں میں بھی صبر نہیں ہے۔ ٹھیک ہے ہمیں، ہمارے شعبے کو ان کی عزت کرنی چاہیے لیکن مہمانوں کو بھی چاہیے کہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں اور جب بعض دفعہ ایسی صورت حال ہو تو انتظامیہ سے تعاون کرنے کی کوشش کیا کریں۔ بہرحال ملک صاحب نے اپنے وقف کا حق ادا کر دیا۔ اور جب میں ناظر اعلیٰ تھا تو اس وقت مَیں ناظر ضیافت بھی تھا اور یہ نائب ناظر ضیافت تھے اور میں نے دیکھا ہے کہ جماعتی اموال کی بڑی درد سے فکر رکھتے تھے اور حق بات کہنے سے کبھی نہیں رکتے تھے۔ باوجود اس کے کہ میرے نائب تھے اگر جماعتی مفاد میں ان کے نزدیک کوئی چیز بہتر ہوتی اور میں نے کوئی اور بات کہی ہے تو بغیر جھجک میری رائے کے خلاف مشورہ دیتے اور کہتے کہ یہ اس طرح ہو تو زیادہ بہتر ہے اور یہی خوبی ہے جو ہر واقفِ زندگی میں ہونی چاہیے کہ اپنی رائے کو ادب کا لحاظ رکھتے ہوئے صحیح طرح پیش کریں۔ خلافت سے وفا کا تعلق تو بہت بلند تھا جسکا اظہار ان کے ہر خط سے ہوتا تھا اور جب بھی ملے، ہر ملاقات سے اسکا اندازہ ہوتا تھا، وہ مجھے دو دفعہ ملے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بیوی اور بچوں کو صبر اور حوصلہ بھی عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی ان لوگوں کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب ابن شیخ محبوب عالم خالد صاحب کا ہے جو 16/فروری 2020ء کو ربوہ میں تقریباً اکیاسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ جیسا کہ میں نے کہا ان کے والد شیخ محبوب عالم خالد صاحب تھے جو پہلے ٹی آئی (TI) کالج میں پروفیسر تھے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کو ناظر بیت المال آمد بنایا۔ بڑا لمبا عرصہ یہ ناظر بیت المال آمد رہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کا صدر صدر انجمن احمدیہ کا تقرر کیا۔ یہ شمیم خالد صاحب ان کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ ثانی شاہدہ منور شمیم صاحبہ ہیں اور پہلی اہلیہ سے جو وفات پا گئی تھیں ان کا ایک بیٹا ہے۔ خالد انور صاحب جو کینیڈا میں ہیں۔ 1964ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کالج کے پرنسپل تھے اور صدر صدر انجمن احمدیہ بھی تھے اس وقت انہوں نے منور شمیم خالد صاحب کا نکاح مسجد مبارک میں پڑھایا تھا اور اس موقعے پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ بھی فقرہ کہا کہ پروفیسر منور شمیم خالد جو میرے گہرے دوست پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب کے بیٹے ہیں مجھے اپنے بیٹوں کی طرح عزیز ہیں۔ خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ان کے والد صاحب کے ساتھ بھی بہت تعلق تھا۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ پاکستان میں ان کا خدمات کا سلسلہ اٹھائیس سال پر محیط ہے۔ جب تک کالج نیشنلائزڈ نہیں ہوئے یہ ٹی آئی کالج میں پروفیسر رہے۔ اس کے نیشنلائزڈ ہونے کے بعد بھی میرا خیال ہے ان کا زیادہ عرصہ ربوہ کے کالج میں ہی گزرا۔

یہ تو میں نے بتا دیا کہ وہ محبوب عالم خالد صاحب کے بیٹے تھے اور ان کے شمیم خالد صاحب کے دادا مولوی فرزند علی صاحب خان صاحب تھے۔ مولوی فرزند علی صاحب جو سابق امام مسجد لندن بھی رہے ہیں اور ناظر بیت المال بھی رہے ہیں۔

منور شمیم خالد صاحب کی دوسری اہلیہ شاہدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہتی ہیں کہ منور شمیم خالد صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ سب سے پہلا وصف خلیفۂ وقت سے والہانہ محبت اور عقیدت اور اطاعت تھی اور خطبات بہت غور سے سنتے تھے اور پھر بڑے نکات نکالا کرتے تھے۔ پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گزار، باجماعت پنجوقتہ نماز کے پابند، بیماری کی وجہ سے جب مسجد جانا ختم ہو گیا تو بہت محسوس کیا کرتے تھے اور اکثر رقت طاری ہوتی تھی کہ مَیں مسجد نہیں جا سکتا۔ انہوں نے اپنی بیماری کا عرصہ بھی بڑے صبر اور حوصلے سے اور ہمت سے گزارا ہے۔ کبھی اُف تک نہیں کی۔ نہ کوئی گلہ زبان پر لائے۔ ہمیشہ الحمد للہ زبان پر رہا۔ خدمتِ دین میں اخلاص و وفا اور محنت ان کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ بڑی خاموشی سے خدمت کرنے والے تھے۔ نہایت شفیق، باوفا اور محبت سے پیش آنے والے وجود تھے۔ کالج میں جب پڑھاتے رہے ہیں تو کچھ عرصہ مَیں بھی ان کا شاگرد رہا ہوں اور جب مَیں امیر مقامی یعنی ناظرِ اعلیٰ تھا تو اس کے بعد انتہائی ادب اور احترام کا سلوک انہوں نے مجھ سے رکھا۔ کبھی یہ تاثر نہیں دیا کہ تم میرے شاگرد رہے ہو۔ نظامِ خلافت اور نظامِ جماعت کی انتہائی درجہ پابندی کرنے والے اور اطاعت کرنے والے تھے اور خلافت کے بعد بھی ان کا جو اظہارِ تعلق تھا وہ غیر معمولی تھا۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ ان کے لواحقین کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جمعہ کی نماز کے بعد ان دونوں کا جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ان شاء اللہ۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا ۔۔۔ خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا ۔۔۔ صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

کلامُ الامام

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

کلامُ الامام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 406)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افرادِ خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

اسلام کا مطلب ہی امن ہے

اس زمانہ میں جب کہ دنیا ایک ہو چکی ہے، دنیا کی ترقی ہمیں ایک کر رہی ہے، اس ترقی کا تب ہی فائدہ ہے جب ہم آپس کے اس ملاپ کو اپنے فائدے کیلئے بھی استعمال کریں، بجائے اس کے کہ ایک دوسرے سے خوف پیدا ہو، ایک دوسرے کیلئے نیک جذبات پیدا ہونے چاہئیں

یہاں کے لوگوں میں تعلیم کی طرف بھی رجحان ہے، تعلیم حاصل کرنے کا تب ہی فائدہ ہے، جب وہ دلوں کو کھولے
اصل تعلیم وہ ہے جو دلوں میں روشنی پیدا کرنے والی ہو، اس سے ذہن میں وسعت بھی پیدا ہو اور وسعت حوصلہ بھی پیدا ہو اور پھر ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنے کا احساس بھی پیدا ہو، ایک دوسرے کی تقریبات اور خوشی کے مواقع میں شرکت کرنے کا حوصلہ نہیں تو پھر تعلیم بے وقعت ہو جاتی ہے

''اسلام'' نام کا مطلب ہی امن ہے، اگر ایک مسلمان دوسرے کو امن مہیا نہیں کرتا تو وہ مسلمان ہی نہیں ہے
اس لیے بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں

یہ اسلام کی بنیادی تعلیم ہے کہ عبادت کرو، نمازیں پڑھو، لیکن اس کے ساتھ انسانیت کی خدمت بھی کرو، انسانی قدریں بھی قائم کرو
پس یہ ہے وہ چیز جسے جماعت احمدیہ دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور مجھے امید ہے کہ اس مسجد کے بننے کے بعد یہاں احمدی پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت کے کاموں میں حصہ لیں گے

جرمنی کے شہر فلڈا میں مسجد بیت الحمید کے افتتاحی پروگرام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

17/اکتوبر 2019ء (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 7 بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

2 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ پروگرام کے مطابق 6 بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

فیملی ملاقاتیں

آج 35 فیملیز کے 136 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی فیملیز جرمنی کی 28 مختلف جماعتوں سے آئی تھیں۔ بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔ Trier سے آنے والے 2 صد کلومیٹر، Waiblingen سے آنے والے 215 کلومیٹر، کاسل سے 220 کلومیٹر اور Düren سے آنے والے 250 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ اسی طرح Aalen سے آنے والے 260، اور Ebingen اور Bocholt سے آنے والی فیملیز اور احباب 3 صد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ آج ملاقات کرنے والوں میں پاکستان سے آنے والی ایک فیملی بھی شامل تھی۔

آج ملاقات کرنے والوں میں سے ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والے سبھی احباب اور فیملیز نے جہاں اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا وہاں ہر ایک ان بابرکت لمحات سے بے انتہا برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی صحت یابی کیلئے دعائیں حاصل کیں۔ مختلف پریشانیوں، تکلیفوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کیلئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ طلباء اور طالبات نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کے حصول کیلئے اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصّہ پایا۔ راحت و سکون اور اطمینان قلب حاصل ہوا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر سے باہر تشریف لائے تو سیڑھیوں کے پاس ایک نوجوان کو سٹریچر پر لایا گیا تھا۔ موصوف عطاء الواسع، عمر 32 سال مکرم عبد الشکور صاحب کنُری سندھ کا بیٹا ہے۔ 17 سال قبل ایک حادثہ میں سر کے بل گرا تھا اور سخت چوٹ آئی تھی۔ قومہ کی کیفیت ہے نہ بول سکتا ہے اور نہ حرکت کر سکتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اسکی والدہ اور بھائی سے جو پاس کھڑے تھے اس کی بیماری کے حوالے سے گفتگو فرمائی، عیادت فرمائی۔ الیس اللہ والی انگوٹھی اس کے چہرہ پر لگائی اور دعائیں دیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے۔ مسجد اور اس کے ساتھ والا ہال بھی نمازیوں سے بھرا ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ ساتھ والے ہال میں جو پہلی صف ہے وہاں جو کرسیاں رکھی گئی ہیں وہ ایسی جگہ پر اور ایسی پوزیشن میں ہیں کہ امام سے آگے ہیں۔ ان کو ایک صف پیچھے کیا جائے۔ چنانچہ اسی وقت ایک صف پیچھے کی گئی اور یہ پہلی صف ختم کر دی گئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

18/اکتوبر 2019ء (بروز جمعۃ المبارک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 7 بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کیلئے ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ سے 53 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع شہر گیزن (Giessen) کے Fair Hall میں انتظام کیا گیا تھا۔ اس جگہ کا کل رقبہ 44 ہزار مربع میٹر ہے۔ جس میں سے 8750 مربع میٹر ہال کی شکل میں ہے اس Fair Hall کے کل 7 ہالز ہیں۔ جہاں مختلف پروگرامز منعقد ہوتے ہیں۔

آج نماز جمعہ کیلئے جماعت نے پانچ ہال استعمال کیے۔ دو ہال مردوں کیلئے مخصوص تھے جب کہ تین ہال خواتین کیلئے مخصوص کیے گئے تھے۔

جرمنی کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت، مرد و خواتین صبح سے ہی یہاں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ ہر ایک کی خواہش تھی کہ اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائے۔

جرمنی کی 210 جماعتوں سے احباب و خواتین جمعہ میں شرکت کیلئے پہنچے تھے۔ ان میں سے بعض بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے یہاں پہنچے تھے۔ جماعت Herford سے آنے والے 230 کلومیٹر اور آخن سے آنے والے 245 کلومیٹر، Hannover سے آنے والے 300 کلومیٹر، Freiburg سے آنے والے 330 کلومیٹر اور جماعت Chemnitz سے آنے والے احباب 345 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔ جب کہ Augsburg سے آنے والے 420 کلو میٹر اور ہمبرگ سے آنے والے 450 کلومیٹر، مہدی آباد سے آنے والے 480 کلومیٹر اور جماعت Simbach Am Inn سے آنے والے احباب 540 کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے پہنچے تھے۔ پھر اتنا ہی سفر طے کر کے یہ سب لوگ واپس بھی گئے۔

شعبہ رجسٹریشن کے مطابق نماز جمعہ میں شامل ہونے والے احباب اور خواتین کی مجموعی تعداد 5171 تھی۔ پروگرام کے مطابق دوپہر 1 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح سے روانہ ہوئے اور قریباً 40 منٹ کے سفر کے بعد fair hall گیزن میں آمد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کچھ دیر

عارضی قیام کیلئے یہاں ایک جگہ انتظام کیا گیا تھا۔ 2 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر براہ راست ساری دنیا میں نشر ہوا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرکے پڑھائی۔

پیارے آقا کی شفقت کی ایک جھلک

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال سے باہر تشریف لا رہے تھے تو ہال کے دروازے پر ایک دوست مکرم نعیم احمد بھٹی صاحب اپنے بچے عزیزم عبدالرحمٰن کو اپنے ساتھ لے کر کھڑے تھے۔ ان کے بچے کا ہارٹ ٹرانسپلانٹ ہونا ہے۔ علاج کی غرض سے مختلف آلات بچے کے ساتھ اٹیچ (attach) تھے۔

حضور انور ازراہ شفقت بچے کے پاس کھڑے ہو گئے حال دریافت فرمایا اور دعا دی ’’اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور شفا دے‘‘ حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا اسے شیر کا دل لگا دیں۔

بعدازاں 3 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے بیت السبوح روانہ ہوئے اور 50 منٹ کے سفر کے بعد 4 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق 6 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں، آج شام کے سیشن میں 25 فیملیز کے 89؍افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 25 جماعتوں سے آئی تھیں۔ بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کرکے ملاقات کے لیے پہنچی تھیں۔

جماعت Leverkusen سے آنے والے 220 کلومیٹر، Paderborn سے آنے والے 255 کلومیٹر، Ulm-Donau سے آنے والے 300 کلو میٹر، جماعت Osna-bruck سے آنے والے 315 کلومیٹر اور جماعت Chemnitz سے آنے والے احباب اور فیملیز 400 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کرکے آئی تھیں۔

ان سبھی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا کیے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

نماز جنازہ حاضر

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر مکرم مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم کی نماز جنازہ حاضر اور اس کے ساتھ پانچ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم مرزا عبدالحمید صاحب 13؍اکتوبر کو جرمنی میں 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اپنی 10 سالہ علالت سے پہلے آپ جماعتی اجلاسات اور مرکزی پروگراموں میں شامل ہوتے رہے چندہ جات بھی تادم آخر باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ اچھے اخلاق اور ملنسار شخصیت کے حامل تھے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم عبدالحفیظ خان صاحب

90 سال کی عمر میں 16؍اکتوبر کو ربوہ میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مکرم عبدالکریم صاحب کے بیٹے، مکرم عبدالستار صاحب مبلغ سلسلہ کولمبیا کے بڑے بھائی تھے اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے ماموں تھے۔ مرحوم نے ایک سال صدر انجمن احمدیہ میں بطور محاسب اور دس سال تک اپنے حلقہ میں بطور سیکریٹری مال خدمات سرانجام دیں۔ علالت تک آپ باقاعدگی سے مسجد میں جاکر باجماعت نمازیں ادا کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے اور پسماندگان میں 2 بیٹے اور 6 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

(2) مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولوی محمد اسماعیل اسلم صاحب واقف زندگی مرحوم (پنشنر تحریک جدید دارالعلوم غربی صادق ربوہ)

31؍اگست 2019ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی فضل الدین صاحبؓ (آف مانگٹ اونچے۔ سابق مبلغ حیدرآباد دکن و بہار) کی بیٹی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ تلاوت قرآن کریم بڑے اہتمام سے کرتیں۔ الفضل اور جماعتی کتب کا باقاعدہ مطالعہ کرتی تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عقیدت و محبت کا خاص تعلق تھا۔ 1976ء میں آپ محلہ دارالیمن وسطی ربوہ کی صدر لجنہ مقرر ہوئیں اور تقریباً 15 سال خدمت بجالاتی رہیں۔ اپنے بچوں کی تربیت بھی بہت عمدہ رنگ میں کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم ناصر احمد محمود صاحب (آف ناروے) اور بہو کو نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون میں خدمت کی توفیق ملی۔ دوسرے بیٹے مکرم طاہر احمد مبشر صاحب (مربی سلسلہ) ٹاؤن شپ میں اور ایک داماد مکرم نعمت اللہ جاوید صاحب (مربی سلسلہ) قصور میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کا ایک نواسہ جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔

(3) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد بٹ صاحب (ربوہ)

29 اگست 2019ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت پیر محمد صاحبؓ کی پوتی تھیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی اور سب کا خیال رکھنے والی ایک خوش اخلاق اور ہر دل عزیز خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں، چھ بیٹے اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک پوتے مکرم صادق احمد بٹ صاحب (مربی سلسلہ) ترکی میں اور ایک نواسے مکرم بہزاد احمد صاحب (مربی سلسلہ) ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ ایک پوتے مکرم ساغر احمد بٹ صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی میں زیر تعلیم ہیں۔

(4) مکرمہ زبیدہ بی بی صاحبہ (مقتدی پور ضلع کٹک، انڈیا)

آپ 28 مارچ 2019ء کو 48 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ پنج وقتہ نمازوں کی پابند اور چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ مرحومہ کا جماعت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

(5) مکرمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولوی حمید اللہ خان صاحب معلم تعلیم القرآن کلاس مسجد مبارک، ربوہ)

آپ 8 جون 2019ء کو 99 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت میں اپنی شادی کے بعد آپ نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ مرحومہ نے اپنے 9 بچوں کی تربیت کے علاوہ گھر میں بہت سے بچوں بچیوں کو قرآن کریم کی تعلیم دی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

تقریب آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 36 بچوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیز مومن احمد، دانیال راجہ، مسرور احمد شیخ، عاصم خان، لقمان مبشر، عبیر اعظم بٹر، زیان فراز ناز، نبیل محمود، وجیہ الرحمٰن، طلحہ اکبر جوئیہ، سہراب احمد اعوان، سفیر احمد اعوان، حسیب احمد، سیّد ذوالکفل احمد، مرتضیٰ احمد، شایان احمد، آہل احمد، صداقت احمد، کامران انور، فیضان ناصر، کامران احمد ججہ، جلیس احمد رانا، تابش احمد، ملک اعزاز الحق، فرحان علی اعوان، سبحان احمد، ایان احمد، علیم احمد، باسل احمد، نوح سراج احمد، لبیق احمد، سائم منیر، رضوان احمد مرزا، شاہ زین مرزا، راحیل احمد ناز، سیّد باسل احمد

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

19؍اکتوبر 2019ء (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 7 بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق صبح 11 بجکر 30 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 45 فیملیز کے 176؍افراد اور 3؍احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف جماعتوں سے آئی تھیں۔

ان سبھی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 1 بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔

بچیوں کی تقریب آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ ہال میں تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 35 بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزہ علیشہ وحید، تمثیلہ احمد، لبیقہ حمید، عتیقہ امان، باسمہ رضا، علیزہ محمود، ماہا احمد، ھبۃ الصبور طاہر، ادینہ بشریٰ، ہادیہ احمد، رابعہ کریم، ثمرن عطیہ، عنایہ احمد کاہلوں، علیبہ طاہر، لبیقہ قمر، جاذبہ اقصیٰ احمد، مائرہ لنگاہ، رومانہ مدثر، عظمیٰ میر، فریال چوہدری، فریحہ چوہدری، میراب امتیاز وڑائچ، عالیہ احمد، عائشہ احمد، صبا خان، دعا وسیم، نائلہ لیلۃ القدر ضیاء، ھبہ چیمہ، ملاحت فہیم، عیشہ لطیف، نائلہ سعید، رافعہ سعید، جاذبہ نصیر احمد، ہالہ پریسہ طاہر، حرا صالحہ حسن۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 19 فیملیز کے 72؍افراد اور 15؍افراد نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24؍مئی 2019ء)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو۔پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24؍مئی 2019ء)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

مختلف 27 جماعتوں سے آئی تھیں۔ان میں سے بعض لمبے سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔

Iserlohn اور Immenhausen سے آنے والے 2صد کلومیٹر Wittlich سے آنے والے 210 کلومیٹر اور Augsburg سے آنے والی فیملیز 350 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچی تھیں، جرمنی کے علاوہ پاکستان اور سویڈن سے آنے والے بعض احباب نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 7 بجکر 25 منٹ تک جاری رہا بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب عشائیہ ناظمین و ناظمات جلسہ سالانہ جرمنی

پروگرام کے مطابق آج شام ناظمین و ناظمات جلسہ سالانہ 2019 کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ عشائیہ کا اہتمام لجنہ کے نماز ہال سے ملحقہ ہال میں کیا گیا تھا۔افسران جلسہ سالانہ اور نائب افسران اور ناظمین کی کل تعداد 87 ہے۔جب کہ لجنہ جلسہ گاہ کی ناظمہ اعلیٰ، نائب ناظمہ اعلیٰ اور ناظمات کی تعداد 69 ہے۔یہ سبھی آج کی اس تقریب میں شامل تھے۔

7 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے اور دعا کروائی اور ان سبھی خدمت کرنے والوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا تناول کیا۔بعد ازاں 8 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔

اعلانات نکاح

نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ نکاح اور مسنون آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا: اب میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

☆عزیزہ ماہدہ ظفر بنت مشہود احمد ظفر صاحب (مربی سلسلہ جرمنی) کا نکاح عزیزم فہیم احمد خان (مربی سلسلہ سوئٹزر لینڈ) ابن مکرم وسیم احمد خان صاحب کے ساتھ طے پایا ☆عزیزہ فرحانہ خلت بنت مکرم انور احمد صاحب (لاہور، پاکستان) کا نکاح عزیزم اُسامہ ادیب (مربی سلسلہ، ایڈیشنل نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی پاکستان) کے ساتھ طے پایا۔لڑکی کی طرف سے اس کے بھائی راویل احمد صاحب (جرمنی) جبکہ لڑکے کے والد مکرم اظہر الحق صاحب (جرمنی) وکیل تھے☆عزیزہ عروب ناصر (واقفہ نو) بنت مکرم طاہر احمد صاحب (مربی سلسلہ جرمنی) کا نکاح عزیزم صہیب ناصر (متعلم درجہ شاہد جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم محمد صادق ناصر صاحب کے ساتھ طے پایا ☆عزیزہ نورین مہر واحمد (واقفہ نو) بنت مکرم مشتاق احمد چٹھہ صاحب (فرنکفرٹ جرمنی) کا نکاح عزیزم عامر محمود (واقف نو) ابن مکرم شاہد محمود صاحب (اوبرسٹ ہاؤزن، جرمنی) کے ساتھ طے پایا☆عزیزہ عِلز اخالد (واقفہ نو) بنت مکرم ہارون احمد صاحب (فرنکفرٹ جرمنی) کا نکاح عزیزم قاصد احمد (واقف نو) ابن مکرم عرفان احمد صاحب (درائے آئش جرمنی) کے ساتھ طے پایا☆عزیزہ عمرانہ جاوید احمد (واقفہ نو) بنت مکرم اَحسن جاوید صاحب (اوفن باغ، جرمنی) کا نکاح عزیزم دانیال احمد (واقفِ نو) ابن مکرم الیاس احمد صاحب (مائنز، جرمنی) کے ساتھ طے پایا☆عزیزہ حسبانہ سلیم طور (واقفہ نو) بنت مکرم سلیم احمد طور صاحب (نور در شٹڈ، جرمنی) کا نکاح عزیزم محمد راحیل حفیظ ابن مکرم محمد حفیظ صاحب (رویڈس ہائم، جرمنی) کے ساتھ طے پایا☆عزیزہ دُرِّ مکنون انجم (واقفہ نو) بنت مکرم اُلفت حسین انجم صاحب (مرحوم، ہیوگلز ہائم، جرمنی) کا نکاح عزیزم ہارون احمد مبارک ابن مکرم محمود مبارک صاحب (ہیوگلز ہائم، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔لڑکی کے ولی اس کے بھائی بلال احمد صاحب ہیں☆عزیزہ منزہ بھٹی (واقفہ نو) بنت مکرم فہیم احمد بھٹی صاحب (ایڈنگن جرمنی) کا نکاح عزیزم کلیم احمد ابن مکرم نعیم احمد صاحب (ہائلبرون، جرمنی) کے ساتھ طے پایا☆عزیزہ زارا احمد بنت مکرم عامر ہمایوں احمد صاحب (کینیڈا) کا نکاح عزیزم محسن امجد (واقف نو) ابن مکرم طارق امجد صاحب (امریکہ) کے ساتھ طے پایا ☆عزیزہ صدف اقبال سلیم بنت مکرم نسیم اقبال صاحب (ہمبرگ، جرمنی) کا نکاح عزیزم مرزا طلحہ سلیم (واقف نو) ابن مکرم مرزا نعیم احمد صاحب (ہمبرگ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا☆عزیزہ ماہرہ نجیب بنت مکرم نجیب احمد ملک صاحب (رائن ہائم، جرمنی) کا نکاح عزیزم عثمان طاہر حنیف (واقف نو) ابن مکرم محمد حنیف صاحب (شٹوٹن، جرمنی) کے ساتھ طے پایا☆عزیزہ مناہل بٹ بنت مکرم وسیم احمد بٹ صاحب (وِلڈ برگ، جرمنی) کا نکاح عزیزم عقیل بابر ابن مکرم بابر جلال صاحب (مؤر فیلڈن والڈ ورف، جرمنی) کے ساتھ طے پایا☆عزیزہ کاشفہ عزیز بنت مکرم عزیز اللہ صاحب (کرون برگ، جرمنی) کا نکاح عزیزم تابش احمد ابن مکرم عرفان احمد صاحب (درائے آئش، جرمنی) کے ساتھ طے پایا☆عزیزہ ہادیہ احمد بنت مکرم محمود احمد صاحب (میٹمن، جرمنی) کا نکاح عزیزم سید شہزاد احمد ابن مکرم سید حامد مقبول صاحب (نوئیس، جرمنی) کے ساتھ طے پایا☆عزیزہ فامیہ احمد بنت مکرم قدیر احمد صاحب (برلن، جرمنی) کا نکاح عزیزم فراست احمد وڑائچ ابن مکرم بشارت احمد وڑائچ صاحب (ہوہن شٹائن، جرمنی) کے ساتھ طے پایا☆عزیزہ مبشرہ بھٹی بنت مکرم محمد علی بھٹی صاحب (ریڈ شٹڈ، جرمنی) کا نکاح عزیزم مہران منصور ابن مکرم منصور احمد بھلّی صاحب (لاہور، پاکستان حال جرمنی) کے ساتھ طے پایا☆عزیزہ غزالہ ارشاد بنت مکرم ارشاد احمد خان صاحب (مربی سلسلہ پاکستان) کا نکاح عزیزم ولید احمد خان ابن مکرم نعیم احمد صاحب (فرینکفرٹ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔لڑکی کے ولی پاکستان میں ہیں اور ان کی طرف سے لڑکی کے بھائی مکرم محمد عمار احمد خان صاحب آف جرمنی لڑکی کے وکیل ہیں ☆عزیزہ کِرن جنجوعہ بنت مکرم محمد انیس جنجوعہ صاحب (فریدرش ڈورف جرمنی) کا نکاح عزیزم غضنفر علی ابن مکرم نذیر احمد صاحب (مرحوم) (باد ہوم بُرگ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دعا کر لیں۔اللہ تعالیٰ ان تمام رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

20/اکتوبر 2019ء (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 7 بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔صبح حضور انور نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے 11 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج صبح کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 146 /افراد اور 13 /اشخاص نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 29 جماعتوں سے آئی تھیں۔بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

Dusseldorf سے آنے والے 250 کلومیٹر، Calw سے آنے والے 285 کلومیٹر اور میونخ سے آنے والی فیملیز 405 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اپنے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر 2 بجے تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الحمید کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ سے 115 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع Fulda شہر میں مسجد بیت الحمید کے افتتاح کی تقریب تھی۔3 بجکر 45 پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Fulda شہر کیلئے روانگی ہوئی۔قریباً ایک گھنٹہ 15 منٹ کے سفر کے بعد 5 بجے حضور انور کی فلڈا مسجد بیت الحمید تشریف آوری ہوئی۔مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب نے بڑا پر جوش استقبال کیا اور بچوں اور بچیوں نے خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کیں۔خواتین نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے شرف زیارت پایا۔آج کا دن جماعت Fulda کیلئے بھی خوشیوں اور برکتوں کا دن تھا۔حضور انور کے مبارک قدم ان کے مسکن میں دوسری بار پڑے تھے اور پھر آج ان کی مسجد کا افتتاح ہو رہا تھا۔ہر ایک خوش تھا اور اھلاً وسھلاً و مرحبا کی صدائیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔صدر جماعت فلڈا مکرم نجم الثاقب صاحب اور مبلغ سلسلہ فلڈا اعجاز احمد جنجوعہ صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔اس موقع پر درج ذیل میڈیا کے نمائندے بھی موجود تھے۔صوبہ ھیسن کے ریڈیو HR کا نمائندہ، اخبار Osthessen News کا نمائندہ، اخبار Fulda Zeitung کا نمائندہ۔

نقاب کشائی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور مسجد کا معائنہ فرماتے ہوئے اسکے نقشہ کے حوالے سے دریافت فرمایا اور فرمایا نقشہ میں تھوڑی سی تبدیلی کے ذریعہ مسجد کے پچھلے حصہ میں ایک مکمل صف بن سکتی تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی جسکے ساتھ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔پھر حضور انور لجنہ ہال میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں کے گروپس نے مختلف ترانے اور دعائیہ نظمیں پیش کیں۔خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اسکے بعد حضور انور مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور حضور انور نے ایک پودا لگایا۔بعد ازاں حضور انور نے مسجد کا بیرونی احاطہ اور اس میں پہلے سے تعمیر شدہ عمارت دیکھی اور کچھ دیر کیلئے یہاں کے مبلغ سلسلہ اعجاز احمد جنجوعہ صاحب کے گھر تشریف لے گئے موصوف کا گھر پہلے سے تعمیر شدہ عمارت کے ایک حصہ میں ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے احاطہ کے ساتھ ہی فلڈا جماعت کے ایک ممبر مکرم مرزا مسعود احمد صاحب کے نئے تعمیر ہونے والے گھر کا سنگ بنیاد رکھا اور اسی احاطہ میں ازراہ شفقت ایک پودا بھی لگایا۔اس دوران بچے ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔اس کے بعد مجلس عاملہ جماعت فلڈا اور مسجد تعمیر کرنے والے شعبہ اور کارکنان نے حضور انور کے ساتھ گروپ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

فلڈا شہر اور مسجد کا تعارف

شہر FULDA جرمنی کے وسط میں واقع ہے اور یہ کیتھولک چرچ کا خاص علاقہ ہے اور یہ شہر شروع سے ہی عیسائیت کا ایک اہم مرکز ہے۔اس شہر میں جماعت کا قیام 1980ء کی دہائی میں ہوا۔آغاز میں دس سے پندرہ خاندان یہاں آباد ہوئے۔جماعت کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا 1993ء میں یہاں کی جماعت کو 2

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا

وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

حصوں میں تقسیم کر کے جماعت فلڈا ایسٹ اور فلڈا ویسٹ بنائی گئی۔ مسجد کیلئے 3478 مربع میٹر کے رقبہ پر مشتمل قطعہ زمین سال 2013ء میں تین لاکھ 50 ہزار یورو میں خریدا گیا۔ 26 جون 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ کے دوران اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس مسجد میں 420 نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد میں 6 میٹر چوڑا گنبد اور 2 مینار ہیں۔ نماز کیلئے 2 ہال، 4 دفاتر، لائبریری، کچن، سٹور اور مربی ہاؤس بھی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر پر 1.6 ملین یورو خرچ ہوئے۔

مسجد کے افتتاح کے حوالے سے تقریب

مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا انعقاد FULDA شہر کے ایک ہوٹل MARITIM کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 330 تھی۔ جن میں

Mr. Heiko Wingen Feld لارڈ میئر فلڈا
Mr. Birgit Kompel سابق ممبر پارلیمنٹ
Kurt Albrecht چیئرمین راؤنڈ ٹیبل آف ریلیجیئنز فلڈا
Sara Kautzsch Luther Church چیئر وومین
Josef Benkner چیئرمین SPD کونسل فلڈا
Alja Epp - Naliwaiko چیئرمین گرین پارٹی کونسل فلڈا
Jurgen Plappert چیئرمین لبرل پارٹی کونسل فلڈا

شامل تھے۔

اسکے علاوہ مختلف علاقوں کے میئر، کونسل کے ممبران، حکومتی دفاتر میں کام کرنے والے افراد اور علاوہ ازیں پروفیسرز، ڈاکٹرز، اساتذہ، وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 5 بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الحمید سے اس تقریب میں شرکت کیلئے روانہ ہوئے۔ پولیس نے escort کیا۔ 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہوٹل Maritim میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں ہال کے بیرونی دروازہ پر لارڈ میئر فلڈا نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ ذاکر مسلم بٹ صاحب نے کی بعد ازاں مکرم ڈاکٹر رانا مکرم احمد صاحب نے اس کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں سب سے پہلے مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے فلڈا شہر اور جماعت کا تعارف کروایا۔ امیر صاحب نے بتایا: فلڈا میں احمدیوں کی تعداد 450 کے قریب ہے۔ 1984ء میں یہاں پہلے احمدی آباد ہوئے اور 1990ء میں ایک چھوٹا سا مکان کرائے پر لیا جو بطور نماز سنٹر استعمال کیا گیا۔ فلڈا کے شہر میں شروع سے ہی interreligious dialogues منعقد کیے گئے اور تبلیغی سٹینڈز بھی لگوائے گئے۔

شہر فلڈا صوبہ Hessen کے سب سے بڑے شہروں میں شمار ہوتا ہے اور اسکی ابتدا Stone Age میں ملتی ہے۔ اس شہر کی آبادی 7 لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ اس شہر کی شہرت خاص طور پر اسکے پرانے cloister کی وجہ سے ہے جو کہ 744 عیسوی میں بنا۔ یہ Saint Boniface نے بنوایا جو حقیقت میں عیسائیت کو جرمنی کے علاقہ میں لانے والا تھا۔ اسی طرح یہ شہر اپنے میوزیمز کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔ علاوہ ازیں شہر میں بہت سے تعلیمی ادارے قائم ہیں جس وجہ سے یہ شہر خاص طور پر طلباء کیلئے دلچسپ ہے۔

امیر صاحب نے نئی مسجد کے بارہ میں بتایا کہ جماعت 2009ء سے ہی ایک مسجد کی جگہ کی تلاش میں تھی۔ آخر کار 2013ء میں یہ جگہ ملی اور خرید لی گئی۔ تعمیر کا آغاز دسمبر 2016ء میں ہوا۔ 26 جون 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الحمید کا سنگِ بنیاد رکھا۔ مسجد پر کل 1.6 ملین یورو خرچ ہوئے جس کا کثیر حصہ جماعت فلڈا نے ہی ادا کیا ہے۔ آخر پر امیر صاحب نے سب مہمانوں کا اس تقریب میں شمولیت پر شکریہ ادا کیا۔ اسکے بعد Sara Kautzsch صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ Lutherchurch فلڈا کی چیئرمین ہیں۔

موصوفہ نے اپنی گزارشات میں سب کو خوش آمدید کہا اور سلام پیش کیا۔ ساتھ اس بات کی خوشی کا بھی اظہار کیا کہ جماعت کی مسجد Lutherchurch کے قریب واقع ہے۔ اس لحاظ سے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم تمام اس علاقہ میں رہنے والوں کے مسائل حل کرنے میں مددگار بنیں۔ اس لیے ہمیں مل کر اس پر کام کرنا ہوگا اور لوگوں کو خدا کے قریب لانا ہوگا کیونکہ ہم سب خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اس طرح سے امن قائم ہو سکے گا۔

موصوفہ نے اسکے بعد دوسری عیسائی جماعتوں کی طرف سے بھی سلام اور مبارکباد پیش کی اور کہا کہ امید ہے کہ اس مسجد کے قیام سے فلڈا میں اب مزید امن پھیلے گا۔ آخر پر انہوں نے جماعت کو مسجد کے مکمل ہونے پر پھر مبارکباد پیش کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس موقع کی نسبت سے ایک تحفہ پیش کیا۔

بعد ازاں Kurt Albrecht صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف Roundtable of Religions Fulda کے چیئرمین ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کیا کہ ان کو بھی اس فنکشن پر ایڈریس کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے۔ موصوف نے کہا کہ فلڈا میں 100 سے زائد ممالک کے لوگ اکٹھے رہتے ہیں۔ ان سب کا تعلق مختلف مذاہب سے ہے۔ اس لیے ایک ایسی تنظیم کا ہونا ضروری ہے جو سب کو لے کر چلے۔

پھر موصوف نے کہا کہ Roundtable of Religions Fulda کا بالکل یہی مقصد ہے کہ مختلف مذاہب کی جماعتیں مل کر بیٹھیں اور پیار اور محبت سے شہر میں رہیں۔ اسکے بعد موصوف نے اپنی اس تنظیم کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت بھی شروع سے ہی اس تنظیم میں شامل ہے۔ اتنے مختلف مذاہب اور مختلف فرقوں کے لوگ جب اکٹھے ہوتے ہیں تو سب سے ضروری یہ بات ہوتی ہے کہ آپس میں رواداری پیدا ہو اور جو باتیں ایک دوسرے میں ایک جیسی ہوں، ان پر زور دیا جائے۔ پھر موصوف نے کہا کہ یہ بات بھی خاص طور پر مدنظر رکھنی چاہیے کہ انسانی قدروں کو دیکھا جائے۔ تب ہی سب انسان محبت اور امن میں اکٹھے ہو کر رہ سکتے ہیں۔ آخر پر انہوں نے کہا کہ آج آپ لوگوں کی جماعت کیلئے ایک نہایت ہی اہم دن ہے اور امید ہے کہ آپ کو اب ایک ایسا گھر مل گیا ہوگا، جس میں آپ اپنی ضروریات کے مطابق اپنے پروگرامز منعقد کر سکیں گے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بعد ازاں 6 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا۔

معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اللہ تعالیٰ کی آپ سب پر سلامتی اور رحم ہو۔ سب سے پہلے تو میں آپ سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آج ہمارے اس مسجد کے فنکشن میں شامل ہونے کیلئے تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ کیلئے تو یقیناً یہ بہت خوشی کا موقع ہے، خاص طور پر فلڈا کے لوگوں کیلئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک جگہ جمع ہونے کیلئے، ایک جگہ نماز ادا کرنے کیلئے، ایک جگہ میسر کی۔ اب وہ آسانی سے اس میں اپنی تعلیم کے مطابق 5 وقت نمازوں کیلئے، عبادت کیلئے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس عبادت کی جگہ کو، اس مسجد کی تعمیر کو ممکن بنانے کیلئے یہاں کے لوگوں کا بھی بہت کردار ہے۔ اس لحاظ سے میں آپ سب لوگوں کا، اس شہر کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے یہاں مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دی۔ کونسل کا شکریہ، میئر کا شکریہ جنہوں نے اس تعمیر میں ہماری مدد کی۔ مجھے بہت سارے چہرے نظر آ رہے ہیں، بلکہ اکثریت احمدیوں کی نہیں ہے، اور شاید مسلمان بھی نہیں ہیں۔ شاید احمدی مسلمانوں کے علاوہ ایک دو مسلمان ہوں۔ آپ لوگوں کا یہاں آنا آپ کے کھلے دل کی عکاسی کرتا ہے۔ اس شہر میں جس کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ یہاں عیسائیت بہت پرانی ہے اور اس لحاظ سے، عیسائیت کے حوالہ سے اس کی ایک تاریخی حیثیت ہے۔ یہاں مسجد بنانا یقیناً یہاں کے لوگوں کا جو عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں، ایک ایسا عمل ہے جو ان کی روشن دماغی اور روشن خیالی کا اظہار کرتا ہے۔ اس عمل سے جس سے آپ لوگوں کی روشن دماغی کا اظہار ہوتا ہے، یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ لوگ سب مذاہب کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتے ہیں۔ ابھی ایک مقرر نے جو یہاں راؤنڈ ٹیبل کے نمائندے تھے، انہوں نے بتایا کہ یہاں 100 سے زیادہ قومیں آباد ہیں اور مختلف مذاہب آباد ہیں۔ ان سب کا یہاں آباد ہونا، اس شہر میں جس کی عیسائیت کے حوالہ سے بہت اہمیت ہے یہاں کے عیسائی لوگوں کے کھلے دل ہونے کی عکاسی کرتا ہے۔ میں پھر کہنا چاہوں گا کہ اس کیلئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس زمانہ میں جب کہ دنیا ایک ہو چکی ہے۔ رابطوں کے ذریعہ سے، جو رسل و رسائل کے رابطے ہیں، ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے اور ٹرانسپورٹ کے ذرائع سے دنیا ایک ہو چکی ہے۔ وہ سفر جو آج سے چند دہائیاں پہلے یا 100 سال پہلے دنوں بلکہ مہینوں میں ہوتا تھا وہ اب چند گھنٹوں میں ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اب ہم ایک ہو چکے ہیں۔ اب یہ بات ہم سب کو سمجھ لینی چاہیے کہ دنیا کی ترقی ہمیں ایک کر رہی ہے۔ اس ترقی کا تب ہی فائدہ ہے جب ہم آپس کے اس ملاپ کو اپنے فائدے کیلئے بھی استعمال کریں۔ بجائے اس کے کہ دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف تحفظات پیدا ہوں اور ایک دوسرے سے خوف پیدا ہو، ایک دوسرے کیلئے نیک جذبات پیدا ہونے چاہئیں اور یہ ہر فریق کا کام ہے، چاہے وہ عیسائی ہے، مسلمان ہے، یہودی ہے، ہندو ہے یا کوئی اور ہے، کہ ہم ایک دوسرے کیلئے نیک جذبات اپنے دلوں میں پیدا کریں تا کہ اس چیز کا فائدہ اٹھایا جائے جس نے اس زمانہ میں لوگوں کو ایک کر دیا ہے اور دنیا ایک گلوبل وِلیج بن چکی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے نیشنل امیر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ یہاں ایک میوزیم بھی ہے۔ یقیناً اس میوزیم میں پرانی چیزیں رکھی ہوں گی۔ پرانی چیزوں کو سنبھالنا بہت اچھی بات ہے۔ پرانی چیزوں کو تب ہی preserve کیا جا سکتا ہے جب اس کے نیک نتائج سے فائدہ اٹھایا جائے اور بعض ایسی چیزیں جن سے ماضی میں نقصان ہوا ہو، ان تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان نقصانات سے بچا جا سکے۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ اس میوزیم کی تفصیل کیا ہے لیکن عموماً میوزیم میں ہر قسم کی چیزیں رکھی جاتی ہیں۔ اور میوزیم کی یہ چیزیں جہاں ہمیں اپنی تاریخ سے آگاہ کرتی ہیں وہاں ہمیں آئندہ کیلئے نئے راستے بھی دکھاتی ہیں۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں رہنے والے ہر شخص کو چاہے وہ مسلمان ہے، عیسائی ہے یا کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا ہے، یا لا مذہب ہے، اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ پھر یہاں تعلیم کے مواقع ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ جگہ تعلیمی لحاظ سے بھی بہت اہم ہے۔ یہاں کے لوگوں میں تعلیم کی طرف بھی رجحان ہے۔ تعلیم حاصل کرنے کا تب ہی فائدہ ہے، جب وہ دلوں کو کھولے۔ اصل تعلیم وہ ہے جو دلوں میں روشنی پیدا کرنے والی ہو۔ اس سے ذہن میں وسعت بھی پیدا ہو اور وسعت حوصلہ بھی پیدا ہو اور پھر ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنے کا احساس بھی پیدا ہو۔ تب ہی اس تعلیم کا فائدہ ہے، نہیں تو اگر وسعت حوصلہ نہیں، ایک دوسرے کے احساسات سمجھنے کی طرف توجہ

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

’’اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں‘‘

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے۔ شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

’’تربیت اولاد کی
ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں‘‘

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

نہیں ایک دوسرے کی تقریبات اور خوشی کے مواقع میں شرکت کرنے کا حوصلہ نہیں تو پھر تعلیم بے وقعت ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے مجھے خوشی ہے کہ میں یہاں بہت سے ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں جو ایسے فنکشن میں آئے ہیں، جو خالصتاً مذہبی فنکشن ہے، جسکا آپ لوگوں سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ یہ کھلے دل کا اظہار جہاں یہاں رہنے والے عیسائیوں کی طرف سے ہو رہا ہے وہاں یہاں رہنے والے مسلمانوں کی طرف سے بھی ہو اور سب سے بڑھ کر احمدی مسلمانوں کی طرف سے ہو اور دیگر مذاہب والوں کی طرف سے بھی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سارہ صاحبہ جو لوتھر چرچ کی نمائندہ ہیں، نے بڑی اچھی بات کی کہ خدا کی عبادت ایک جیسی چیز ہے، جس کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہیے اور خدا کی عبادت کے ساتھ امن کا پیغام بھی ملتا ہے۔ یہی حقیقی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے در اصل وہی لوگ ہیں جو امن پھیلانے والے ہوں۔ یہی چیز ہے جو انسانی قدروں کو قائم کرتی ہے۔ مدینہ میں بانیٔ اسلام ﷺ کے زمانہ میں نجران سے ایک عیسائی وفد ملاقات کیلئے آیا۔ بات چیت ہو رہی تھی تو اس عرصہ میں ان کی عبادت کا وقت ہو گیا۔ بڑے بے چین تھے کہ اب وہ کہاں عبادت کریں گے۔ تو اس وقت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ان کی پریشانی دیکھ کر پوچھا کہ کیا وجہ ہے تو معلوم ہوا کہ عبادت کا وقت ہو رہا ہے اور وہ جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ اس وقت وہ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آنحضرت ﷺ نے انہیں فرمایا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ مسجد بھی ایک خدا کی عبادت کیلئے بنائی گئی ہے۔ تم اس میں اپنی عبادت کر سکتے ہو۔ چنانچہ انہوں نے اس مسجد میں اپنی عبادت کی۔ یہی وہ حقیقی چیز ہے، جس سے حقیقی امن بھی قائم ہوتا ہے۔ اور آپس میں انٹر فیتھ تعلقات بہتر ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام اسی بات کی تعلیم دیتا ہے۔ آج اسلام اور مسلمان کا نام اسی وجہ سے بدنام ہو گیا ہے کہ یہ امن کو برباد کرنے والے ہیں۔ جب کہ ''اسلام'' نام کا مطلب ہی امن ہے۔ اگر ایک مسلمان دوسرے کو امن مہیا نہیں کرتا تو وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ اس لیے بانیٔ اسلام ﷺ نے فرمایا ہے کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔ پس حقیقی اسلام تو یہی ہے جو امن دیتا ہے، امن پسند شہری وہ ہے جو کسی کا امن تباہ نہیں کر رہا، اس کے ساتھ تم بھی امن سے رہو۔ اور اگر کہیں اصلاح کی ضرورت پڑے تو قانون ہاتھ میں نہیں لینا جیسا کہ آج کل کے بعض انتہا پسند گروپ حرکتیں کر رہے ہیں۔ جو بالکل اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ بلکہ قانون کے ادارے موجود ہیں، ان کی مدد لو۔ اسلام کی حقیقی تعلیم یہی ہے کہ کسی کا امن برباد نہیں کرنا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایک انسان کا قتل تمام انسانیت کا قتل ہے اور ایک انسان کی جان بچانا تمام انسانیت کی جان بچانا ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جو مذاہب کی تعلیم ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس کو اسلامی تعلیم نے اور قرآن کریم نے اپنے اندر سمویا ہے۔ پس حقیقی اسلامی تعلیم تو یہ ہے کہ جس کو اگر صحیح سمجھا جائے تو امن پیار اور آشتی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور یہی وہ مشن ہے جس کو لے کر جماعتِ احمدیہ مسلمہ ساری دنیا میں اسلام کی حقیقی تصویر دکھا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرے مقرر تھے، جو راؤنڈ ٹیبل آف فلڈا کے نمائندے تھے، جنہوں نے بتایا تھا کہ یہاں 100 سے زیادہ قومیت کے لوگ ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مختلف مذاہب کے لوگ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ مذاہب کے لوگ ایک جگہ جمع ہوئے اور پھر باقاعدہ اس کیلئے ہر سال انہوں نے ایک تقریب منعقد کرنی شروع کر دی۔ ان سے یہ بات سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اس تقریب میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی بھی ہے۔ انہوں نے بڑی اچھی بات کی کہ اصل چیز انسانی قدریں ہیں۔ یہی اصل چیز ہے، انسانی قدریں ہی ہیں جو حقیقت میں ہمیں دوسرے جانوروں سے ممتاز کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے، اگر ہم نے بھی دوسرے جانوروں کی طرح ایک دوسرے کو نوچنا، گھسیٹنا ہے تو ہمارے اور دوسرے جانوروں میں کیا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دماغ دیا ہے، اگر اسے موقع پر استعمال نہیں کرنا تو پھر اس اشرف المخلوقات کا حصہ ہونا بے فائدہ ہے۔ اصل تو قدریں تب ہی قائم ہوتی ہیں، جب ہم اپنے آپ کو دوسرے جانوروں سے بہتر کر کے بتائیں۔ یہی افضلیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف انسان میں پیدا کی ہے کہ دماغ دیا ہے، جس کا وہ استعمال کر سکتا ہے۔ اور اسی دماغ کو استعمال کر کے وہ انسانی قدروں کو قائم کر سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے بانیٔ جماعت احمدیہ جن کو ہم مسیح موعود و مہدی معہود مانتے ہیں۔ ان کے زمانہ میں بھی انٹر فیتھ کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ ہر مذہب اپنے مذہب کے بارے میں لیکچر دے اور یہ شرط تھی کہ کسی مذہب کی برائی بیان نہیں کرنی، کسی مذہب کا استہزاء نہیں کرنا کسی مذہب کے خلاف کوئی بات نہیں کرنی۔ بلکہ صرف اپنے مذہب کی خوبیاں ہر ایک کے سامنے رکھنی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل دی ہے، اشرف المخلوقات بنایا ہے، اب ہر انسان کا کام ہے کہ وہ خوبیاں دیکھے اور خود جج کرے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ کوئی کسی کے مذہب کو زبردستی بدل نہیں سکتا۔ جب انسانی عقل ہے، اس کو سوچنے اور سمجھنے اور پرکھنے کا اللہ تعالیٰ نے ادراک دیا ہوا ہے تو پھر کوئی ایسی فکر کی بات بھی نہیں ہے۔ ہر مذہب کی بات سن لینا اور ہر مذہب کی تعلیم کو سمجھنا اور پرکھنا، یہ روشن خیالی ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو انسانی قدروں کا بھی اظہار کرتی ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے امن و سلامتی اور پیار و محبت کا پیام ابھر کر سامنے آتا ہے اور مزید پھیلتا ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ انسانی قدریں قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب ہم ایک دوسرے کے جذبات، احساسات کا بھی خیال رکھیں۔ ایک دوسرے کی خدمت بھی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ تاکید کی ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ جن کی نمازیں ان کے لیے ہلاکت کا باعث بن جائیں گی، ان کی تباہی کا باعث بن جائیں گی۔ آگے اسکی وضاحت فرمائی کہ کیوں ہلاکت کا باعث بنیں گی؟ کیونکہ ایسے نمازی یتیموں اور مسکینوں کا خیال نہیں رکھتے، معاشرے کا امن برباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب ایسی حرکتیں کرو گے، انسانی قدروں کو قائم کرنے کی کوشش نہیں کرو گے تو پھر اللہ کے حضور عبادت بے فائدہ ہے اور اللہ تعالیٰ ایسی عبادتیں قبول نہیں کرتا۔ تو یہ اسلام کی بنیادی تعلیم ہے کہ عبادت کرو، نمازیں پڑھو، پانچ وقت آؤ لیکن اس کے ساتھ انسانیت کی خدمت بھی کرو، انسانی قدریں بھی قائم کرو۔ پس یہ ہے وہ چیز جسے جماعت احمدیہ دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور مجھے امید ہے کہ اس مسجد کے بننے کے بعد یہاں احمدی پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت کے کاموں میں حصہ لیں گے۔ اب اس مسجد بننے کے بعد ہم انسانیت کی مزید خدمت کرنے والے ہوں گے اور انسانی قدروں کو قائم کرنے والے ہوں گے۔ ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے ہوں گے۔ برداشت کا مادہ بھی ہم میں پہلے سے زیادہ ہو گا اور ایک دوسرے کے مذہب کی عزت و احترام بھی کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اللہ کرے کہ یہ مسجد اب یہاں حقیقی طور پر حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے والی ہو اور آپ لوگ دیکھیں کہ احمدی پہلے سے بڑھ کر اس ملک کے، اس شہر کے لوگوں کی خدمت کرنے والے ہیں اور انسانی قدروں کو قائم کرنے والے ہیں اور امن و سلامتی کے لیے ہر ممکن کوشش کرنے والے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ توفیق عطا فرمائے۔ شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 6 بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اسکے بعد مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں کھانا تناول کیا۔

کھانے کے بعد بعض مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق یہاں سے واپس بیت السبوح کیلئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے شہر سے گزرتے ہوئے موٹروے تک قافلہ کو Escort کیا۔

7 بجکر 40 منٹ پر یہاں سے روانہ ہو کر 8 بجکر 55 منٹ پر حضور انور کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی ﷺ

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ

ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع واقفات نو 5/مئی 2012، بحوالہ اخبار بدر 1/مارچ 2018)

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

تحریک جدید کے 86 ویں سال کا بابرکت اعلان اور مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8 نومبر 2019 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورہ البقرہ کی آیت لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ○ (البقرہ:273) تلاوت فرمائی۔

سوال حضور نے اس آیت کریمہ کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس کا ترجمہ یہ ہے کہ انہیں راہ پر لانا تیرے ذمہ نہیں ہے۔ ہاں اللہ جسے چاہتا ہے راہ پر لے آتا ہے اور جو اچھا مال بھی تم خدا کی راہ میں خرچ کرو اور حقیقت یہ ہے کہ تم ایسا خرچ صرف اللہ کی توجہ چاہنے کے لیے کیا کرتے ہو سو اس کا نفع بھی تمہاری اپنی جانوں ہی کو ہوگا اور جو اچھا مال بھی تم خرچ کرو وہ تمہیں پورا پورا واپس کر دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

سوال اس آیت کریمہ سے ہمیں کیا ہدایت ملتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ واضح فرما دیا کہ ہدایت دینا، صحیح راستے کی طرف لے کر جانا یا اس راستے پر ڈال دینا جو صحیح سمت جاتا ہے اور اس راستے پر، اس ہدایت اور رہ نمائی پر قائم رکھنا اور منزل تک پہنچانا اور راستہ بھٹکنے سے بچانا اور انجام بخیر کرنا اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر ہی منحصر ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسرا اہم نکتہ اس آیت کریمہ سے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دوسری بات یہ ہے کہ تم اچھے مال میں سے جو بھی خرچ کرو وہ تمہارے اپنے فائدے کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ ادھار نہیں رکھتا بلکہ بڑھا کر لوٹاتا ہے اس طرح جس طرح ایک کسان کھیت میں بیج ڈالتا ہے تو کوئی کم عقل کہہ سکتا ہے کہ یہ اس نے کیا کیا کہ سارا بیج زمین میں پھینک کے ضائع کر دیا لیکن عقل مند جانتا ہے کہ یہ دانے جو زمین میں پھینکے گئے ہیں ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں دانے بھی بن کر نکل سکتے ہیں۔

سوال اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مومن کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کی توجہ چاہنے کیلئے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی حالتوں کو جانتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے خرچ کرتے ہیں اور پھر ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی دیکھ لیتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول کرتے ہوئے انہیں واپس لوٹاتا ہے۔

سوال حضور انور نے ترقی یافتہ ممالک میں آکر بسنے والے افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان ترقی یافتہ ممالک میں رہنے والے لوگ خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں کہ پاک مال کمائیں۔ زیادہ کمانے کیلئے حکومت کے اداروں کو دھوکا نہ دیں کہ اپنی کمائی بھی کر رہے ہوں اور حکومت سے غلط بیانی کر کے وظیفہ بھی لے رہے ہوں۔ بعض لوگ اپنے ٹیکس جو حکومت کا حق اور شہری کا فرض ہے وہ بھی ادا نہیں کرتے۔ دوسرے لوگوں کا حق بھی مارتے ہیں اور وہی رقم جو دوسرے ذریعہ سے ملک کی ترقی میں خرچ ہو سکتی ہے اس میں بھی روک بنتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ غلط بیانی کر کے جھوٹ کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں اور یہ تمام چیزیں غلط ہیں، گناہ ہیں اور پاک مال سے دُور لے جانے والی ہیں۔

سوال حضور انور نے سیرالیون کے کمارا صاحب کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سیرالیون کے ایک نومبائع کمارا صاحب کو تحریکِ جدید کا تعارف اور چندوں کی برکات کے بارے میں جب بتایا گیا تو اس نومبائع نے چندہ عام کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ تحریکِ جدید کا چندہ بھی ادا کر دیا۔ ان کے پاس تھوڑی سی رقم بچی جس سے وہ مہینے کیلئے چاول خرید سکتے تھے لیکن انہوں نے یہ رقم بھی تحریکِ جدید کے چندے میں دے دی۔ چند دن بعد انہوں نے بتایا کہ جس دن میں نے تحریکِ جدید کا چندہ ادا کیا تھا اس سے اگلے دن کمپنی نے کہا کہ ہم نے تمہارا ڈیپارٹمنٹ تبدیل کر دیا ہے اور نئے ڈیپارٹمنٹ میں تنخواہ بھی دوگنی ہو گئی ہے اور دوسرے benifits بھی بہت زیادہ ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیرالیون کے محمد صاحب کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سیرالیون کے ایک گاؤں سانڈا مبلن تورو میں محمد صاحب ایک احمدی ہیں۔ انہوں نے تحریکِ جدید کے وعدے میں جو رقم لکھوائی ہوئی تھی اسے ادا نہیں کر سکے۔ جب سال کا آخر آیا تو کہنے لگے کہ میرے پاس سوائے چند کپ چاولوں کے کچھ بھی نہیں تھا۔ انہوں نے چاول فروخت کیے اور اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے اگلے دن میرے ایک دُور کے رشتہ دار نے ایک بوری چاول اور کچھ رقم بطور تحفہ مجھے بھجوائی اور کہتے ہیں میرا بڑا ایمان مضبوط ہوا کہ میں نے تو چند کپ اللہ کی راہ میں دیئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں مجھے سو کلو چاول دے دیئے اور کچھ رقم بھی دے دی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گنی بساؤ کے دیالو صاحب کے اخلاص کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گنی بساؤ کی کبوڈو جماعت کے دیالو صاحب کو جب چندہ تحریکِ جدید کی اہمیت کا بتایا گیا تو اسی وقت انہوں نے اپنے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ہزار سیفا کی رقم تحریکِ جدید میں ادا کر دی اور کہنے لگے کہ اس رقم سے میں اپنے بچوں کیلئے کھانے کی چیزیں لینے کیلئے بازار جا رہا تھا۔ گھر میں اب پیسے تو تھے نہیں۔ انہوں نے فشنگ کا سامان لیا اور فشنگ کیلئے چلے گئے تا کہ بچوں کے کھانے کیلئے کچھ سامان کر سکیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے فشنگ کیلئے نیٹ پھینکا تو ایک گھنٹے کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے 73 کلو مچھلی سے میرا نیٹ بھر دیا۔

سوال حضور انور نے کانگو کے بندوندو ریجن کے ایک گاؤں کے مخلص احمدیوں کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کانگو کے ریجن بندوندو کے مقامی معلم نے افراد جماعت کو تحریکِ جدید کی تحریک کی۔ میں نے جماعتوں کو کہا ہوا ہے کہ کوشش کریں کہ شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں۔ میری یہ بات جب انہیں بتائی اس وقت گاؤں والوں کے پاس چندہ دینے کے لیے کوئی رقم نہیں تھی۔ اس پر مقامی لوگوں نے کہا کہ چندہ تو دینا ہے۔ وہ جنگل میں گئے، لکڑی کاٹی، اس کا کوئلہ بنایا۔ وہاں پر گاؤں میں تو کوئی خریدار نہیں تھا۔ وہ کوئلے کی بوریاں لے کر کشتی کا ایک مشکل سفر کر کے ایک شہر میں لے کے آئے اور پھر اسے فروخت کیا جس سے ان کو چھیانوے ہزار فرانک ملے جو انہوں نے اجتماعی طور پر تحریکِ جدید میں ادا کر دیئے۔

سوال حضور انور نے یوکے کی ایک خاتون کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یوکے کی ایک خاتون بیان کرتی ہیں کہ میں تحریکِ جدید کا چندہ ادا کر چکی تھی۔ پھر مقامی صدر صاحبہ کا پیغام موصول ہوا کہ ہمیں اپنا ٹارگٹ پورا کرنے کیلئے مزید رقم کی ضرورت ہے۔ میں نے سوچا کہ مزید چندہ نہیں ادا کر سکتی کیونکہ میرے پاس جو پیسے ہیں وہ کہیں اَور استعمال کرنے ہیں۔ پھر کہتی ہیں کہ بہرحال میں نے آخر میں مزید چندہ دینے کا فیصلہ کر لیا اور جو رقم میرے پاس پڑی ہوئی تھی وہ ساری چندے میں ادا کر دی۔ اگلے دن میں نے اپنا بنک اکاؤنٹ دیکھا تو حیران رہ گئی کہ جتنی رقم میں نے چندے میں ادا کی تھی اس سے چار گنا میرے کام کی طرف سے اکاؤنٹ میں ڈالی گئی تھی جس کی مجھے قطعاً کوئی امید نہیں تھی۔

سوال حضور انور نے انڈیا کے ایک مخلص دوست کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گلبرگہ کے ایک خادم کو بنگلور کی ایک کمپنی میں بیس ہزار روپے ماہانہ پر ایک ملازمت ملی تھی۔ کہتے ہیں انہیں حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ معیاری قربانی کے حوالے سے نصف تنخواہ پیش کرنے کی تحریک کی گئی تو باوجود اسکے کہ ان کے گھر کے مالی حالات ٹھیک نہیں تھے پھر بھی انہوں نے دس ہزار روپے کا وعدہ پیش کر دیا ان کے رشتہ دار کہنے لگے کہ ابھی تمہیں نئی ملازمت ملی ہے۔ اتنا وعدہ تمہیں نہیں کرنا چاہیے۔ تو موصوف نے کہا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے جب یہ فرمایا ہے کہ جب تک انسان پوری کوشش نہیں کرتا خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے۔ اس بات کو ابھی چند دن گزرے تھے کہ انہیں ایک دوسری کمپنی میں ملازمت مل گئی جہاں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ ستائیس ہزار روپے ماہوار تنخواہ پا رہے ہیں۔

سوال حضور انور نے تحریک جدید کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تحریکِ جدید کا پچاسی واں سال 31 اکتوبر کو ختم ہوا اور چھیاسی واں سال شروع ہو گیا ہے۔ پہلی پوزیشن اس سال جرمنی کی ہے۔ دوسرے نمبر پر پاکستان ہے۔ پھر برطانیہ ہے پھر امریکہ پھر کینیڈا پھر بھارت پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر انڈونیشیا پھر آسٹریلیا پھر گھانا اور پھر دوبارہ مڈل ایسٹ کا ہی ایک ملک ہے۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن اُبَیّ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 15 نومبر 2019 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال جنگ احد میں عبداللہ بن ابئ بن سلول نے کیا غداری کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوجوانوں کی بات مان کر مدینے سے باہر جا کر دشمن کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا تو عبداللہ بن ابئ پہلے تو اپنے ساتھیوں سمیت ساتھ چل پڑا لیکن احد کے دامن میں پہنچ کر اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر غدّاری دکھاتے ہوئے مدینے کی طرف یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ محمد رسول اللہؐ نے میری بات نہیں مانی اور مدینے میں رہ کر دشمن کا دفاع نہیں کیا۔ یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والی بات ہے۔ اسکے اپنے ساتھیوں سمیت چلے جانے کے بعد مسلمانوں کی تعداد صرف سات سو رہ گئی تھی۔

سوال جنگ احد کے بعد انصار و مہاجرین کس طرح آپس میں ایک خوفناک جنگ میں مبتلا ہوتے ہوتے بچے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ احد سے واپسی پر حضرت عمرؓ کا ایک نوکر جَہجَاہ مریسیع کے مقامی چشمے پر پانی لینے کیلئے گیا۔ اتفاقاً اس وقت ایک دوسرا شخص سنان بھی پانی لینے کیلئے وہاں پہنچا جو انصار کے حلیفوں میں سے تھا۔ چشمے پر یہ دونوں شخص آپس میں جھگڑ پڑے اور جَہجَاہ نے سنان کو ایک ضرب لگائی۔ سنان نے زور زور سے چلّانا شروع کر دیا کہ اے انصار کے گروہ! میری مدد کو پہنچو کہ مجھ پر حملہ ہو گیا۔ اس پر جَہجَاہ نے بھی اپنی قوم کے لوگوں کو پکارنا شروع کر دیا کہ اے مہاجرین! بھاگو دوڑو۔ انصار اور مہاجرین اپنی تلواریں لے کر بے تحاشا اس چشمے کی طرف لپکے اور قریب تھا کہ بعض جاہل نوجوان ایک دوسرے پر حملہ آور ہو جاتے لیکن اتنے میں بعض سمجھ دار اور مخلص مہاجرین وانصار بھی موقعے پر پہنچ گئے اور انہوں نے فوراً لوگوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے صلح صفائی کروادی۔

سوال عبداللہ بن ابئ بن سلول نے اس واقعہ سے موقع پا کر کیا فتنہ کھڑا کرنے کی کوشش کی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب منافقین کے سردار عبداللہ بن اُبئ بن سلول کو اس واقعے کی اطلاع پہنچی تو اس بدبخت نے اس فتنے کو پھر جگانا چاہا اور اپنے ساتھیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف بہت کچھ اکسایا اور کہا کہ اب بھی تمہیں چاہیے کہ ان کی اعانت سے دست بردار ہو جاؤ۔ پھر یہ خود بخود مدینے کو چھوڑ چھاڑ کر چلے جائیں گے اور بالآخر اس بدبخت نے یہاں تک کہہ دیا کہ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ کہ دیکھو تو اب مدینے میں جا کر عزت والا شخص یا گروہ جو ہے وہ ذلیل شخص یا گروہ کو اپنے شہر سے باہر نکال دیتا ہے کہ نہیں؟

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلص بچے کے اخلاص کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب عبداللہ بن ابئ بن سلول کے منہ سے یہ الفاظ نکلے اس وقت ایک مخلص مسلمان بچہ زید بن ارقم بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بے تاب ہو گیا اور فوراً اپنے چچا کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعے کی اطلاع دی۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ پر کیا ردّ عمل ظاہر فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ عبداللہ بن اُبیّ بن سلول کے یہ الفاظ سن کر غصے سے بھر گئے اور آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیں کہ مَیں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپؐ نے فرمایا عمر! جانے دو۔ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ لوگوں میں یہ چرچا ہو کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرواتا پھرتا ہے۔ پھر آپؐ نے عبداللہ بن اُبیّ اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا اور ان سے دریافت فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ وہ سب قسمیں کھا گئے کہ ہم نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ آپؐ نے عبداللہ بن اُبیّ اور اسکے ساتھیوں کے بیان کو قبول فرما لیا اور زید کی بات ردّ کر دی جس سے زیدؓ کو سخت تکلیف پہنچی مگر بعد میں قرآنی وحی نے زیدؓ کی بات کی تصدیق فرمائی اور منافقین کو جھوٹا قرار دیا۔

سوال: آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت اسید بن حضیرؓ نے کس اعلیٰ ایمان کا مظاہرہ کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت اسید بن حضیرؓ کو جب آنحضرت ﷺ نے یہ واقعہ سنایا تو اُسید نے بے ساختہ عرض کیا کہ ہاں یا رسولؐ اللہ! ٹھیک ہے۔ یہ بات تو ہے، لیکن آپؐ چاہیں تو بے شک عبداللہ کو مدینے سے باہر نکال سکتے ہیں کیونکہ واللہ! عزت والے آپؐ ہیں وہ نہیں اور وہی ذلیل ہے۔ یا رسولؐ اللہ! آپؐ جانتے ہیں کہ آپؐ کے تشریف لانے سے پہلے اس کی قوم اس کو اپنا بادشاہ بنانے کی تجویز میں تھی۔ آپؐ کے تشریف لانے سے اس کی کوششیں خاک میں مل گئیں۔ پس اس وجہ سے اس کے دل میں آپ کے متعلق حسد بیٹھ گیا ہے۔ اس لیے آپؐ اس کی اس بکواس کی کچھ پروا نہ کریں اور اس سے درگزر فرمائیں۔

سوال: عبداللہ بن ابیّ بن سلول کے بیٹے حضرت عبداللہؓ نے اس واقعہ پر کس جوش ایمان کا مظاہرہ کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: تھوڑی دیر میں حضرت عبد اللہؓ گھبرائے ہوئے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مَیں نے سنا ہے کہ آپؐ میرے باپ کی گستاخی اور فتنہ انگیزی کی وجہ سے اسکے قتل کا حکم دینا چاہتے ہیں۔ اگر آپؐ کا یہی فیصلہ ہے تو آپؐ مجھے حکم فرمائیں مَیں ابھی اپنے باپ کا سر کاٹ کر آپؐ کے قدموں میں لا ڈالتا ہوں مگر آپؐ کسی اَور کو ایسا ارشاد نہ فرمائیں کیونکہ مَیں ڈرتا ہوں کہ جاہلیت کی کوئی رگ کسی وقت میرے بدن میں جوش مارے اور مَیں اپنے باپ کے قاتل کو کوئی نقصان پہنچا بیٹھوں اور خدا کی رضا چاہتا ہوا بھی جہنم میں جا گروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہمارا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے بلکہ ہم تمہارے والد کے ساتھ نرمی اور احسان کا معاملہ کریں گے۔

سوال: حضرت عبداللہؓ نے مدینہ لوٹتے وقت اپنے باپ عبداللہ بن ابیّ بن سلول سے کیا اقرار لیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ابیّ کو اپنے باپ کے خلاف اتنا جوش تھا کہ جب لشکرِ اسلامی مدینے کی طرف لوٹا تو عبداللہ اپنے باپ کا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم! مَیں تمہیں واپس نہیں جانے دوں گا جب تک تم اپنے منہ سے یہ اقرار نہ کرو کہ رسول اللہ ﷺ معزز ہیں اور تم ذلیل ہو اور عبداللہ نے اس اصرار سے اپنے باپ پر زور ڈالا کہ آخر اس نے مجبور ہو کر یہ الفاظ کہہ دیئے جس پر عبداللہ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

سوال: آنحضرت ﷺ کا عبداللہ بن ابیّ بن سلول کے ساتھ کیا سلوک تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب عبداللہ بن ابیّ کی وفات ہوئی تو اسکے بیٹے حضرت عبداللہؓ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں اپنے والد کی نمازِ جنازہ کیلئے درخواست کی۔ یہ بھی درخواست کی کہ اپنی قمیص عنایت فرمائیں تا کہ وہ بطور کفن اپنے والد کیلئے استعمال کر سکے تو آنحضورؐ نے اسے کرتہ عنایت فرمایا۔ اور فرمایا کہ جب تم لوگ تجہیز و تکفین کے معاملات سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بلا لینا۔ جب آنحضرتؐ نمازِ جنازہ پڑھنے لگے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منافقین کی نمازِ جنازہ سے منع کیا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ مَیں ان کیلئے استغفار کروں یا نہ کروں۔ پس رسول اللہؐ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

سوال: منافقین کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب آنحضرت ﷺ نے عبداللہ بن ابیّ بن سلول کی نماز جنازہ پڑھی تو تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سورۂ توبہ کی یہ آیتیں نازل ہوئیں کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِہٖ ؕ اِنَّہُمۡ کَفَرُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَمَاتُوۡا وَہُمۡ فٰسِقُوۡنَ یعنی تُو ان میں سے کسی کی بھی جو مر جائے کبھی نمازِ جنازہ نہ پڑھ اور تو اس کی قبر پہ کھڑا نہ ہو کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور وہ ایسی حالت میں مر گئے کہ وہ بدعہد تھے۔

سوال: خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن مرحومین کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پہلا ذکر مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کا ہے جو مکرم مولانا محمد عمر صاحب کیرالہ انڈیا کی اہلیہ تھیں۔ 20/ اکتوبر کو 72 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ دوسرا جنازہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب کا ہے جو ماہنامہ انصار اللہ پاکستان کے سابق مینیجر اور پبلشر تھے۔ یہ 16 اکتوبر کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ تیسرا جنازہ مکرم راجہ مسعود احمد صاحب کا ہے جو مکرم راجہ محمد نواز صاحب مرحوم پنڈ دادن خان کے بیٹے تھے۔ 19/ اکتوبر کو بڑی طویل علالت کے بعد 69 سال کی عمر میں انکی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ چوتھا جنازہ مکرمہ صالحہ انور ابڑو صاحبہ کا ہے جو انور علی ابڑو صاحب مرحوم سندھ کی اہلیہ تھیں۔ یہ یکم اکتوبر کو وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ حضور انور نے سب مرحومین کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور ان کے حق میں مغفرت کی دعا کی اور فرمایا کہ ان کی نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851 9082768330
طالب دعا: جان عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 1

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ’’حجۃ الاسلام‘‘ میں عیسائیوں بالخصوص پادریوں کو نہایت پُرشوکت چیلنج دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کا نُور اور قرآن کا نور جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت موجود تھا وہ اب بھی موجود ہے اور ہم اس کے دکھلانے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے اُنہیں مباہلہ کیلئے بلایا۔ آپؑ نے پادری عماد الدین کو بھی نام لیکر بلایا تھا۔ نجات کے خواہاں کو یہ دعوت قبول کرنی چاہیئے تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا:

’’یہ بھی واضح رہے کہ اس عاجز کے مقابلہ پر جو صاحب کھڑے ہوں وہ کوئی بزرگ نامی اور معزز انگریز پادری صاحبوں میں سے ہونے چاہئیں (دیسی پادری بپتسمہ والے نہ ہوں۔ ناقل) کیونکہ جو بات اس مقابلہ اور مباحثہ سے مقصود ہے اور جس کا اثر عوام پر ڈالنا مدنظر ہے وہ اسی امر پر موقوف ہے کہ فریقین اپنی اپنی قوم کے خواص میں سے ہوں۔ ہاں بطور تنزل اور اتمام حجت مجھے یہ بھی منظور ہے کہ اس مقابلہ کیلئے پادری عماد الدین صاحب یا پادری ٹھاکر داس صاحب یا مسٹر عبداللہ آتھم صاحب عیسائیوں کی طرف سے منتخب ہوں۔‘‘

(حجۃ الاسلام رُوحانی خزائن جلد 6 صفحہ 63)

مناظرہ جنگ مقدس میں عیسائیوں کو جو شکست فاش ہوئی اسکی خفت مٹانے کیلئے پادری عماد الدین نے ایک کتاب ’’توزین الاقوال‘‘ لکھی جس میں اس نے قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراضات کئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر شرمناک حملے کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکے جواب میں کتاب ’’نور الحق حصہ اوّل‘‘ عربی میں تالیف فرمائی اور عماد الدین اور دیگر پادریوں کیلئے اس جیسی کتاب فصیح و بلیغ عربی میں شائع کرنے پر پانچ ہزار روپے کا انعام رکھا۔ آپؑ نے فرمایا اگر وہ شائع نہ کریں یعنی مقابلہ سے گریز کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی توہین سے بھی نہ رُکیں تو ان کے لئے ہزار لعنت ہے۔ جب مخالفین جواب سے عاجز آ گئے اور میدان چھوڑ کر بھاگ گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پادری عماد الدین کے متعلق فرمایا:

’’باقی رہا پادری عماد الدین اس کے گلے میں ہزار لعنت کی ذلت کا لمبا رسہ پڑا جو نور الحق کے جواب سے عاجز ہونے سے اُس کو اور اُس کے تمام بھائیوں کو نصیب ہوا۔‘‘ **(انوار الاسلام، رُوحانی خزائن جلد 9 صفحہ 60)**

اس کا تفصیلی ذکر ہم انشاء اللہ اپنے موقع پر کریں گے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

کلامُ الامام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن
اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 اکتوبر 2019ء بروز جمعرات مسجد بیت البصیر (مہدی آباد، جرمنی) میں تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆محترمہ کلثوم اختر صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم (چک نمبر 106 رحیم یار خان)

مورخہ 17 اکتوبر کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ 1934ء میں فیصل آباد میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد مکرم مختار احمد صاحب تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔ آپ دین دار اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ 100 مساجد کی تحریک میں آپ کو 10 ہزار یورو کی خطیر رقم پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب Pinneberg جماعت کے لمبا عرصہ صدر رہے ہیں۔ آپ موصیہ تھیں اور اپنا چندہ باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) محترمہ سلیم اختر صاحبہ
زوجہ مکرم رانا محمد شہباز صاحب

مورخہ 17 اکتوبر کو ربوہ، پاکستان میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ چھوٹی عمر سے تہجد گزار اور نیکیوں میں بڑھی ہوئی تھیں۔ صدر لجنہ کوٹ سوہندا اور شیخوپورہ میں عاملہ کی ممبر ہونے کے ساتھ ساتھ آپ نے بہت سارے بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھایا۔ غرباء کا ہمیشہ خیال رکھتیں۔ بے شمار خوبیوں کی حامل تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں آٹھ بیٹے بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(2) مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (سابق نائب وکیل المال ثانی ربوہ)

7 ستمبر 2019ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولا بخش صاحبؓ پوسٹ ماسٹر کی بیٹی تھیں آپ کے دادا حضرت مہر بڈھا صاحبؓ، دادی حضرت ماہتاب بی بی صاحبہؓ، نانا حضرت صوبہ صاحبؓ اور نانی حضرت مائی جانو صاحبہؓ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، بہت ملنسار، چندہ جات میں باقاعدہ، مہمان نواز، رشتہ داروں کے ساتھ بہت نیک سلوک کرنے اور ان کی مدد کرنے میں پیش پیش رہنے والی ایک نیک اور مثالی خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب (مربی سلسلہ) جرمنی میں استاد جامعہ احمدیہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم محمد انور ہاشمی صاحب ابن مکرم محمد منیر ہاشمی صاحب (ملتان)

26 اگست 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب (شہید آف لاہور) کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ نے ملتان میں قائد ضلع خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم خدمت کا جذبہ رکھنے والے نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(4) مکرم اشرف نذیر احمد صاحب (جرمنی)

26 ستمبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ تعلیم الاسلام کالج میں بطور کیشیئر کام کرنے کے علاوہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ بعدازاں جرمنی جانے پر چار سال تک ناصر باغ (گروس گیراؤ) میں خادم مسجد کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(5) مکرمہ اسماء ممتاز صاحبہ بنت مکرم عبید اللہ واہلہ صاحب (چک 88 شمالی ضلع سرگودھا)

16 ستمبر 2019ء کو 40 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مخلوق خدا کی ہمدرد، انتہائی ملنسار، دینی شعائر کی پابند، نظام جماعت اور خلافت کی اطاعت گزار ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

(6) مکرم اختر حسین صاحب (آف قادیان)

یکم ستمبر 2019ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے والد مکرم احمد حسین صاحب سوداگر کو اپنے علاقہ میں پہلے احمدی ہونے کی وجہ سے شدید مخالفت کا سامنا رہا۔ جسکی وجہ سے وہ 1948ء میں اہل وعیال سمیت قادیان آگئے تھے۔ مرحوم مکرم اختر حسین صاحب پنجگانہ نمازوں کے پابند اور تلاوت قرآن مجید میں بڑے باقاعدہ تھے۔ خلافت احمدیہ اور نظام جماعت سے بے انتہا محبت تھی اور ہمیشہ اپنی اولاد کو بھی اس سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ توکل علی اللہ آپ کا ایک نمایاں وصف تھا۔ کبھی اللہ تعالیٰ کی ذات سے ناامید نہیں ہوتے تھے۔ پسماندگان میں 4 بیٹے اور 3 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان میں خدمت بجالا رہے ہیں جبکہ سب سے چھوٹے بیٹے مربی سلسلہ ہیں اور دفتر نظارت علیاء (جنوبی ہند) میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2 دسمبر 2017ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ نفیسہ طارق مجید (واقفۂ نو) کا ہے جو طارق مجید صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم سید عدیل احمد شاہ کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے جو جامعہ احمدیہ یو.کے کے طالب علم ہیں۔ سید کلیم احمد شاہ صاحب کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور اس دوران لڑکے کے نام کی بابت دریافت فرمایا:

شاہ لکھا ہوا ہے کہ شاد لکھا ہوا ہے؟ عرض کیا گیا کہ شاہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا: شاد ہونا بھی بُرا نہیں ہے۔ پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ سعدیہ انعام بھٹی (واقفۂ نو) کا ہے جو انعام اللہ بھٹی صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم شمس نجم (واقف نو) ابن صباح الدین نجم صاحب (سٹن) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح انیلہ شکور کا ہے جو خالد محمود صاحب (میڈرڈ سپین) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم جری اللہ مجید امین (واقف نو) ابن عبد المجید صاحب (میڈرڈ سپین) کے ساتھ چھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل اسکے ماموں طاہر احمد امین صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ اذکیٰ حنا کا ہے جو سید آفتاب احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم سید نعیم احمد شاہ (واقف نو) ابن سید کلیم احمد شاہ صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے ولی موجود ہیں اور دلہا بھی موجود ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور اس دوران لڑکے کو مخاطب کر کے فرمایا:

تم اس (عدیل شاہ) سے بڑے ہو؟ لڑکے کے اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے فرمایا: اچھا نکاح اکٹھا ہو رہا ہے۔ پھر حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ھما احمد کا ہے جو نسیم احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم عبد الغالب خان ابن ڈاکٹر عبد الحفیظ خان صاحب (مانچسٹر) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اگلا نکاح عزیزہ خالدہ طاہرہ بکر کا ہے، جو ابو بکر صاحب (امریکہ) کی بیٹی ہیں اور یہ عزیزم عثمان مبائع ابن مکرم ابراہیم مبائع صاحب (گیمبیا) کے ساتھ دس ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہا کے وکیل محمد جام جاؤ صاحب ہیں۔ حضور انور نے اس نکاح کے فریقین میں انگریزی میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

دعا کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ان سارے رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

اسکے بعد حضور انور نے ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ جسکے بعد ان نکاحوں کے فریقین نے حضور انور سے مبارکباد لیتے ہوئے حضور سے مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 11 فروری 2020)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں‘‘

(خطاب برموقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: عبد الرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

مُلکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

★ جماعت احمدیہ احمد آباد (صوبہ گجرات) میں مورخہ 6 نومبر 2019 بروز بدھ بعد نماز عشا مکرم سید نعیم احمد صاحب صدر جماعت احمد آباد کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ اظہر محمود صاحب نے کی۔ نظم مکرم آصف احمد منصوری صاحب نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم عبد الغفار صاحب نے بعنوان ’’آنحضرت ﷺ محسن انسانیت‘‘ کی۔ دوسری تقریر مکرم سید وسیم ارشد صاحب نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر مکرم سید کلیم ارشد صاحب نے ’’آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی درباره امام مہدی‘‘ کے موضوع پر کی۔ آخر پر خاکسار نے ’’موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کے حالات اور آنحضرت ﷺ کی عبادات کے اعلیٰ معیار‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید عبد الہادی کاشف، مربی سلسلہ احمد آباد)

★ جماعت احمدیہ کا کنور ضلع بلاری (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 22 اکتوبر 2019 احمدیہ مسلم مشن میں مکرم جی امین صاحب صدر جماعت احمدیہ کا کنور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ بعدہ اطفال نے ایک ترانہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اسی طرح مورخہ 21 اکتوبر 2019 کو کا کنور کے احمدیہ مسلم مشن میں مکرم جی امین صاحب صدر جماعت کا کنور کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے درود شریف کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(ایم. اقبال احمد معلم سلسلہ کا کنور بلاری)

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں فری ہومیوپیتھی میڈیکل کیمپ

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (صوبہ تلنگانہ) میں مورخہ 11 اکتوبر 2019 کو ہیومنٹی فرسٹ کی جانب سے فری ہومیوپیتھی میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ اس سلسلہ میں خصوصی پروگرام گاؤں کے پنچایت آفس میں منعقد کیا گیا جس میں علاقہ کی بعض سیاسی شخصیات کو بھی مدعو کیا گیا۔ سب سے پہلے جماعت احمدیہ کی جانب سے اس پروگرام کی اہمیت اور مقصد بیان کیا گیا۔ بعدہ مہمانان کرام نے اپنے تاثرات بیان کیے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے کیے جانے والے خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔ دعا کے ساتھ کیمپ کا آغاز ہوا اور مریضوں کا چیک اپ کر کے دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ اسی طرح علاقہ کے غیر احمدی بھائیوں کی مسجد میں بھی بعد نماز جمعہ کیمپ لگایا گیا اور ادویہ تقسیم کی گئیں۔ نیز چنتہ کنٹہ میں جمعہ کے روز لگنے والے بازار میں بھی یہ کیمپ لگایا گیا۔ اس طرح کل 6000 افراد کو مفت ہومیوپیتھی ادویہ دی گئیں۔ اگلے روز علاقہ کے آٹھ اخبارات میں اس کیمپ کی خبر شائع ہوئی۔ (محمود احمد بابو، امیر ضلع محبوب نگر)

چھٹا سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ضلع کرشنا آندھرا پردیش

مورخہ 22 ستمبر 2019 کو مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کرشنا (صوبہ آندھرا پردیش) نے بمقام گھنٹہ سالہ اپنا چھٹا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ اجتماع کے پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ صبح گیارہ بجے مکرم شیخ قاسم صاحب امیر ضلع کرشنا کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید، عہد خدام واطفال اور نظم کے بعد مکرم محمد سراج صاحب نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے صدر مجلس کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم محمد یعقوب پاشا صاحب معلم سلسلہ گھنٹہ سالہ نے بعنوان ’’خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں‘‘ تیلگو زبان میں تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعدہ علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ دوپہر دو بجے مکرم محمد سراج صاحب نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید، عہد خدام واطفال اور نظم کے بعد مکرم مولوی شبیر احمد یعقوب صاحب مبلغ انچارج ضلع کرشنا نے تیلگو زبان میں تقریر کی جس میں آپ نے احمدی نوجوانوں کا مقام اور جماعتی اجتماعات کی اہمیت و مقصد بیان کیا۔ بعدہ خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعد ازاں تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں کل 9 مجالس سے 125 خدام واطفال نے شرکت کی۔ نیز مقامی جماعت کے انصار بزرگان کے علاوہ پردہ کی رعایت سے لجنہ و ناصرات نے اجتماع میں شرکت کی۔ تین اخباری نمائندے اجتماع میں حاضر ہوئے اور پانچ علاقائی اخباروں میں اجتماع کی خبریں شائع ہوئیں۔ (شیخ باپو جی، قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ کرشنا)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ضلع اجمیر راجستھان

مورخہ 22 ستمبر 2019 بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع اجمیر (صوبہ راجستھان) نے اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ اجتماع سے تین دن قبل ایک کھیت کو وقار عمل کے ذریعہ اجتماع کے لیے تیار کیا گیا۔ صبح دس بجے مکرم محبت کاٹھات صاحب امیر ضلع اجمیر کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم رمضان احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ عہد خدام واطفال مکرم سریش کاٹھات صاحب قائد ضلع اجمیر نے دہرایا۔ مکرم یوسف علی صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم مظہر احمد صاحب نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے تقریر کی اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے نیز ورزشی مقابلہ جات بھی کرائے گئے۔ شام پانچ بجے مکرم محبت کاٹھات صاحب امیر ضلع اجمیر کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مصدق احمد صاحب نے کی۔ مکرم اطہر احمد صاحب

قادیان دارالامان میں سالانہ اجتماعات کے انعقاد کی تاریخ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات (مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ) کے ملکی سالانہ اجتماعات کیلئے 16، 17، 18 اکتوبر 2020ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

تمام ذیلی تنظیم کے ممبران وممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

نے حضرت مصلح موعودؓ کا پاکیزہ منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم مظہر احمد صاحب نے تقریر کی۔ خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعد ازاں علمی وورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق، مبلغ سلسلہ لوہاخان اجمیر)

قادیان دارالامان میں احمدی ریسرچ اسکالرز بھارت کی دو روزہ ورکشاپ کا انعقاد

مورخہ 4-5 مارچ 2020ء کو قادیان دارالامان میں ’’احمدی ریسرچ اسکالرز بھارت‘‘ کی ورکشاپ مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوئی۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس پروگرام کے لئے اپنا مبارک پیغام مرحمت فرمایا جو اس پروگرام کی افتتاحی تقریب کے موقع پر پڑھ کر سنایا گیا۔ افتتاحی تقریب مورخہ 4 مارچ کو مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت، نظم اور پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنانے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان اور فضل عمر ریسرچ فاؤنڈیشن کے قادیان میں قیام اور علوم کو فروغ دینے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی خواہشات اور توقعات کے متعلق پریزنٹیشن پیش کی گئی۔ صدر اجلاس نے تخلیق کائنات پر غور وتدبر کرنے کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کئے اور اجتماعی دعا کروائی جس سے اس ورکشاپ کا رسمی اجراء عمل میں آیا۔ اس دوروزہ پروگرام کی کل 6 نشستیں منعقد ہوئیں جن میں 14 مختلف موضوعات پر اسکالرز نے اپنی پریزنٹیشنز پیش کیں جن میں سے دو لیکچر جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء نے پیش کئے۔ اس ورکشاپ میں قرآن مجید اور غیر ارضی حیات، قرآن مجید اور جینیاتی انجینئرنگ، قرآن اور ذرات وفورسز، اسلام اور نیوکلیئر سائنس، اسلاموفوبیا اور میڈیا جیسے مضامین پر اسکالرز نے سیر کن بحث کی۔ اسی طرح اس پروگرام کے تحت بعنوان ’’تخلیق کائنات کے عجائب اور قرآنی پیشگوئیاں‘‘ ایک نشست منعقد کی گئی جس میں شوریٰ میں شامل ہونے والے انڈیا کے جملہ عہدیداران نے بھی شرکت کی۔ اس پروگرام میں شامل ہونے والے جملہ اسکالرز کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب برموقع ’’احمدیہ مسلم ریسرچ اسکالرز کانفرنس‘‘ یوکے دکھایا گیا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے درس القرآن کا وہ حصہ بھی دکھایا گیا جس میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو بنیاد بنا کر ریسرچ کے میدان میں ترقی کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے متعلق بھی ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ اس ورکشاپ کی اختتامی تقریب محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں اس پروگرام میں شامل اسکالرز کو سندات دی گئیں۔ ورکشاپ میں 18 پی ایچ ڈی اسکالرز اور 10 پوسٹ گراجویٹ اسکالرز نے شرکت کی۔ اسکے علاوہ طلباء جامعہ احمدیہ قادیان اور قادیان کے جماعتی اسکولز کے ٹیچر و پروفیسرز نے بھی پروگرام میں شرکت کر کے استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس ورکشاپ کے نیک و دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (کے. طارق احمد، انچارج شعبہ پریس اینڈ میڈیا بھارت)

اعلان نکاح

مکرم مونا مبشرہ بنت مکرم ثاقب احمد دیودرگی کا نکاح مورخہ 3 نومبر 2019 کو مکرم شارق احمد صاحب ابن مکرم شرافت علی صاحب آف آگرہ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم نور الحق خان صاحب نے پڑھایا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(عبد القادر شجیع، صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ، صوبہ کرناٹک)

ولادت اور درخواست دعا

خاکسار کے بیٹے مکرم رفیق احمد قمر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 25 اپریل 2019 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ الحمد للہ بچی کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عائشہ طیبہ تجویز فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ عزیزہ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش مرحوم کی پڑپوتی اور مکرم عبد الرشید ارشد صاحب آف ربوہ پاکستان کی نواسی ہے۔ بچی کی صحت و تندرستی، نیک صالحہ اور خادمہ دین ہونے کیلئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر نصیر الدین قمر، قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں‘‘

(خطاب برموقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 6708: مَیں حسینہ سراج الدین زوجہ مکرم سراج الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 59 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سعودی عرب، مستقل پتا: فلیٹ E-3 (جوپیٹر بلاک) ہینور کراس روڈ ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 / جون 2012 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 10 تولہ، اکاؤنٹ بیلنس -/5,26,190 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ریحانہ امام الامۃ: حسینہ سراج الدین گواہ: نوشین سراج الدین

مسل نمبر 9958: مَیں مسعود احمد صدیقی ولد مکرم منیر احمد صدیقی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن چھاؤنی غلام مرتضیٰ (فلک نما) ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 / دسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان 100 مربع گز پر مشتمل بمقام فلک نما (قابل تقسیم) میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حفیظ الدین غوری العبد: مسعود احمد صدیقی گواہ: رشید احمد

مسل نمبر 9959: مَیں ہاجرہ بیگم زوجہ مکرم منیر احمد صدیقی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی، ساکن چھاؤنی غلام مرتضیٰ (فلک نما) ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 / دسمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 تولہ بصورت حق مہر، ایک رہائشی مکان رقبہ 100 مربع گز (قابل تقسیم) بمقام فلک نما۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مسعود احمد صدیقی الامۃ: ہاجرہ بیگم گواہ: رشید احمد

مسل نمبر 9960: مَیں طاہر پٹیل ولد مکرم قادر پٹیل صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ جلال کوچہ ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 / نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ العبد: طاہر پٹیل گواہ: ظفر احمد

مسل نمبر 9961: مَیں احمد عطاء الکریم ولد مکرم احمد عبد الحکیم صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ کنچن باغ ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 / نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصرہ بیگم العبد: احمد عطاء الکریم گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 9962: مَیں محمد عبد المطال ولد مکرم محمد عبد الباسط صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن چھاونی غلام مرتضیٰ (فلک نما) حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 / دسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/12,800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبد الباسط العبد: محمد عبد المطال گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 9963: مَیں ضیاء الدین غوری ولد مکرم حفیظ الدین غوری صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن لکشمی نگر (سعید آباد) حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 / دسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ

M.Sc.Physics + B.Ed ٹیچر کی ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تحت نظارت تعلیم میں ایک آسامی کو پُر کیا جانا مقصود ہے۔ درج ذیل تفصیل کے مطابق خواہشمند اُمیدواران کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:

شرائط

❁ اُمیدوار کی تعلیمی قابلیت UGC سے منظور شدہ کسی بھی یونیورسٹی سے M.Sc. Physics, B.Ed پچاس فیصدی نمبرات کے ساتھ ہونی چاہئے ❁ کسی سینئر سیکنڈری کلاس میں کم از کم 2 سال تک فزکس پڑھانے کا تجربہ ہو ❁ اُمیدوار کی عمر 22 سے 37 سال کے درمیان ہونی چاہئے ❁ اُسی امیدوار کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے گا جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کی طرف سے لئے جانے والے تحریری امتحان میں کامیاب ہوگا ❁ تحریری امتحان اور انٹرویو میں کامیاب امیدوار کو نور ہسپتال قادیان کا جاری کردہ میڈیکل Fitness سرٹیفکیٹ بھی پیش کرنا ہوگا ❁ انٹرویو میں شرکت کیلئے اُمیدوار کو قادیان آمدورفت اور میڈیکل کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے ❁ سلیکشن کی صورت میں قادیان میں رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا ❁ ہفت روزہ بدر میں اعلان کے دو ماہ بعد امتحان کی تاریخ سے مطلع کر دیا جائے گا ❁ مذکورہ اسامی کیلئے کوائف فارم نظارت دیوان سے حاصل کر سکتے ہیں۔ درخواست فارم مکمل پُر کرنے کے بعد حسب طریق وقواعد کارروائی ہوگی۔

شعبہ دار الصناعت قادیان میں ایئر کنڈیشن کا کام سکھانے والے کی ضرورت ہے

شعبہ دار الصناعت قادیان میں ایئر کنڈیشن کا کام سکھانے والے Instructor کی درجہ اوّل کی بالمقطع اسامی پُر کی جانی مقصود ہے۔ شعبہ دار الصناعت میں ہندوستان بھر سے آئے ہوئے طلباء کو ایئر کنڈیشن کا کام Practical اور تھیوری کے ساتھ سکھانا اس کی ذمہ داری ہوگی۔ اُمیدوار کو دفتری اوقات کے علاوہ بھی حسبِ ضرورت کام پر بلایا جا سکتا ہے۔ تجربہ کار اُمیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔

❁ اُمیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک پاس ہو اور متعلقہ شعبہ میں کم از کم ITI / NSIC یا اسکے برابر ڈپلومہ / کورس کیا ہو ❁ تاریخ پیدائش کیلئے مستند سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی ساتھ پیش کرنا ضروری ہوگا ❁ اُمیدوار کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ طلباء کو تھیوری پڑھا سکے اور پریکٹیکل بھی اچھے انداز میں Demonstrate کر سکے ❁ وہی اُمیدوار خدمت میں لئے جائیں گے جو انٹرویو میں کامیاب ہوں گے۔ انٹرویو کیلئے قادیان آمدورفت کے جملہ اخراجات اُمیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ انٹرویو میں کامیاب ہونے والے اُمیدوار کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا ❁ وہی اُمیدوار خدمت میں لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے ❁ اُمیدوار کے لیے نظارت دیوان کی طرف سے مجوزہ فارم، تعلیمی قابلیت کی سندات، تاریخ پیدائش کے سرکاری سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ، جماعتی IND کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ آنا ضروری ہوگا ❁ مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس اعلان کے تین ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا ❁ خواہش مند اُمیدوار اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے صدر جماعت / مبلغ انچارج / ضلعی امیر کے تصدیقی دستخط مع مہر درج ذیل ایڈریس پر ارسال کر سکتے ہیں ❁ انٹرویو کے موقع پر اپنی اصل سندات ہمراہ لائیں۔

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں : نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان

دفتر: 01872-501130, 9646351280, 9464066686 E-mail: diwan@qadian.in

قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حفیظ الدین غوری العبد: ضیاء الدین غوری گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 9964: مَیں رضاء الدین غوری ولد مکرم حفیظ الدین غوری صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن لکشمی نگر (سعید آباد) حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 / دسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حفیظ الدین غوری العبد: رضاء الدین غوری گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 9965: مَیں نصر الدین غوری ولد مکرم حفیظ الدین غوری صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن لکشمی نگر (سعید آباد) حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 / دسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حفیظ الدین غوری العبد: نصر الدین غوری گواہ: رشید احمد ریلوے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Propritor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style !
Manufucturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

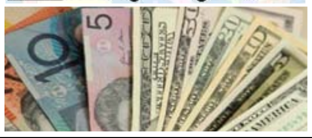

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

Mob- 9434056418
শক্তি বাম®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

BOSCH - EUROPE'S NO. 1 HOME APPLIANCES BRAND
MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER
PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian
(Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعود)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

R. Subbarao
MARKETING HEAD
GENESIS AQUA NATURELS
89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا : رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

:+91 9505305382
9100329673
TECHNO VISION CCTV SOLUTIONS
H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔
(مسلم باب فضل بناء المسجد)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے
(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 207)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے
(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 281)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 232)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں
(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں
(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 26 - March - 2020 Issue. 13

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

23/مارچ یوم مسیح موعود کے حوالہ سے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ اور کورونا وائرس کے شر سے بچنے کیلئے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20/مارچ 2020 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تین دن کے بعد 23 مارچ ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کا آغاز فرمایا تھا اور یوں باقاعدہ آپ کے دعویٰ مسیح موعود کے ساتھ جماعت احمدیہ کی بھی بنیاد پڑی۔ جماعت میں یہ دن یوم مسیح موعود کے نام سے منایا جاتا ہے اس حوالے سے میں آج حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے الفاظ میں کچھ اقتباسات پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آپ ہی کے کام کو اور آپ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کیلئے مبعوث کئے گئے تھے چنانچہ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں: مَیں کھول کر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اتباع اور نقش قدم پر چلنے کے بغیر انسان کوئی روحانی فیض اور فضل حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مردِ خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔

پھر اس بات کا اعلان فرماتے ہوئے کہ جس مسیح موعود کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی وہ اپنے وقت پر ظاہر ہوا آپ فرماتے ہیں:

میں اس امت کی اصلاح کیلئے ابن مریم ہو کر آیا ہوں اور ایسا ہی آیا ہوں کہ جیسے حضرت مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کیلئے آئے تھے۔ میں اسی وجہ سے تو ان کا مثیل ہوں کہ مجھے وہی اور اسی طرز کا کام سپرد ہوا ہے جیسا کہ انہیں سپرد ہوا تھا۔ مسیح نے ظہور فرما کر یہودیوں کو بہت سی غلطیوں اور بے بنیاد خیالات سے رہائی دی تھی۔ منجملہ اسکے ایک یہ بھی تھا کہ یہودی لوگ ایلیا نبی کے دوبارہ دنیا میں آنے کی ایسی ہی امید باندھے بیٹھے تھے جیسے آج کل مسلمان مسیح ابن مریم رسول اللہ کے دوبارہ آنے کی امید باندھے بیٹھے ہیں۔ سو مسیح نے یہ کہہ کر کہ ایلیا نبی اب آسمان سے نہیں اتر سکتا زکریا کا بیٹا یحییٰ ایلیا ہے جس نے قبول کرنا ہے کرے، اس پرانی غلطی کو دور کیا اور یہودیوں کی زبان سے اپنے تئیں ملحد اور کتابوں سے پھرا ہوا کہلایا مگر جو سچ تھا وہ ظاہر کر دیا۔ یہی حال اس کے مثیل کا بھی ہوا اور حضرت مسیح کی طرح اس کو بھی ملحد کا خطاب دیا گیا۔ کیا یہ اعلیٰ درجہ کی مماثلت نہیں ہے۔

اور صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر قوم اور مذہب کو اپنی بعثت کی اہمیت بتائی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کیلئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کیلئے بطور اوتار کے ہوں اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اِس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کیلئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔

پھر آپ فرماتے ہیں: اسلام جیسے مقدس مطہر مذہب پر اس قدر حملے کئے گئے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں کتابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیوں سے بھری ہوئی شائع کی جاتی ہیں۔ بعض رسالے کئی کروڑ تک چھپتے ہیں۔ اسلام کے برخلاف جو کچھ شائع ہوتا ہے اگر سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک بڑا پہاڑ بنتا ہے۔ مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ گویا ان میں جان ہی نہیں اور سب کے سب ہی مر گئے ہیں۔ اس وقت اگر خدا تعالیٰ بھی خاموش رہے تو پھر کیا حال ہوگا۔ خدا کا ایک حملہ انسان کے ہزار حملہ سے بڑھ کر ہے اور ایسا ہے کہ اس سے دین کا بول بالا ہو جائے گا۔

عیسائیوں نے انیس سو سال سے شور مچا رکھا ہے کہ عیسیٰ خدا ہے اور ان کا دین اب تک بڑھتا چلا گیا اور مسلمان ان کو اور بھی مدد دے رہے ہیں۔ عیسائیوں کے ہاتھ میں بڑا حربہ یہی ہے کہ مسیح زندہ ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بھاری مجمع میں یہی بات پیش کی۔ کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا مگر ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب جو موجود تھے اٹھے اور انہوں نے قرآن شریف، حدیث، تاریخ، انجیل وغیرہ سے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے کرامت اور خوارق دکھانے والے ہمیشہ موجود رہے ہیں۔ تب اس کا جواب وہ کچھ نہ دے سکا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ لدھیانہ میں عیسائیوں کو اشتہار دیا تھا کہ تمہارا ہمارا بہت اختلاف نہیں ہے۔ تھوڑی سی بات ہے یہ کہ تم مان لو کہ عیسیٰ فوت ہو گئے اور آسمان پر نہیں گئے۔ تمہارا اس میں کیا حرج ہے؟ اس پر وہ بہت جھنجھلائے اور کہنے لگے کہ اگر ہم یہ مان لیں کہ عیسیٰ مر گیا اور آسمان پر نہیں گیا تو آج دنیا میں ایک بھی عیسائی نہیں رہتا۔

فرمایا کہ دیکھو خدا تعالیٰ علیم و حکیم ہے۔ اس نے ایسا پہلو اختیار کیا ہے جس سے دشمن تباہ ہو جائے۔ مسلمان اس معاملہ میں کیوں اَڑتے ہیں۔ کیا عیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھا؟ اگر میرے ساتھ خصومت ہے تو اس میں حد سے نہ بڑھو اور وہ کام نہ کرو جو دینِ اسلام کو نقصان پہنچائے خدا تعالیٰ ناقص پہلو اختیار نہیں کرتا اور بجز اس پہلو کے تم کسرِ صلیب نہیں کر سکتے۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہماری آخری نصیحت یہی ہے کہ تم اپنے ایمان کی خبر داری کرو۔ یہ نہ ہو کہ تم تکبر اور لا پروائی دکھلا کر خدائے ذو الجلال کی نظر میں سرکش ٹھہرو۔ دیکھو خدا نے تم پر ایسے وقت میں نظر کی جو نظر کرنے کا وقت تھا سو کوشش کرو کہ تا تمام سعادتوں کے وارث ہو جاؤ۔ خدا نے آسمان پر سے دیکھا کہ جس کو عزت دی گئی اس کو پیروں کے نیچے کچلا جاتا ہے اور وہ رسول جو سب سے بہتر تھا اس کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اس کو بدکاروں اور جھوٹوں اور افترا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے اور اس کی کلام کو جو قرآن کریم ہے بُرے کلموں کے ساتھ یاد کر کے انسان کا کلام سمجھا جاتا ہے۔ سو اس نے اپنے عہد کو یاد کیا۔ وہی عہد جو اس آیت میں ہے کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔ سو آج اسی عہد کے پورے ہونے کا دن ہے۔ اس نے بڑے زور آور حملوں اور طرح طرح کے نشانوں سے تم پر ثابت کر دیا کہ یہ سلسلہ جو قائم کیا گیا اُس کا سلسلہ ہے کیا تمہاری آنکھوں نے ایسے قطعی اور یقینی طور پر وہ خدا تعالیٰ کے نشان دیکھے تھے جو اب تم نے دیکھے؟ خدا تمہارے لئے کُشتی کرنے والوں کی طرح غیر قوموں سے لڑا اور ان پر فتح پائی۔ دیکھو آتھم کے معاملہ میں بھی ایک کُشتی تھی۔ دوسری کشتی لیکھرام کا معاملہ تھا۔ تیسری کشتی مہوتسو کے جلسہ کا معاملہ تھا۔ دیکھو اس کُشتی میں بھی خدا تعالیٰ نے اسلام کا بول بالا کیا اور تمہیں اپنا نشان دکھلایا اور قبل از وقت اپنے بندے پر ظاہر کیا کہ اسی کا مضمون بالا رہے گا اور پھر ایسا ہی کر کے دکھلا بھی دیا۔ چوتھی کشتی ڈاکٹر کلارک کا مقدمہ تھا جس میں آریہ اور عیسائی اور مسلمان متفق ہو گئے تھے تا میرے پر اقدامِ قتل کا مقدمہ ثابت کریں۔ اس میں خدا تعالیٰ نے پہلے سے ظاہر کر دیا کہ وہ لوگ اپنے ارادے میں ناکام رہیں گے۔ پانچویں کشتی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا مقدمہ تھا۔ سو خدا نے انہیں نشان دیا کہ احمد بیگ اپنے عزیزان کی موتوں اور مصیبتوں کے دیکھنے کے بعد تین برس کے اندر فوت ہو جائے گا سو ایسا ہی ہوا اور وہ میعاد کے اندر فوت ہو گیا تا معلوم کریں کہ ہر ایک شوخی کی سزا ہے۔ آپؑ نے دنیا کو تنبیہ کی کہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے سے لڑائی مت کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے تو وہ مدد اور نصرت بھی فرماتا ہے نشانات بھی دکھاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پر شوکت الفاظ میں فرمایا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

حضور انور نے فرمایا: پس آج دو سو سے اوپر ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سچائی دنیا پر ظاہر فرماتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کے مشن کو پھیلانے میں حصہ دار بنائے اور ہمارے ایمان و ایقان کو مضبوط کرے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آج کل دنیا میں پھیلے ہوئے کورونا وائرس کے متعلق فرمایا: اس وائرس نے دنیا کو اس بات پر سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ خدا کی طرف رجوع کریں لیکن حقیقی خدا اور زندہ خدا تو صرف اسلام کا خدا ہے جس نے اپنی طرف آنے والوں کو راستہ دکھانے کا اعلان فرمایا ہے۔ ایک قدم بڑھانے والوں کو کئی قدم بڑھ کر ہاتھ پکڑنے کا اعلان فرمایا ہے پس ان حالات میں ہمیں جہاں اپنے آپ کو سنوارنے کی ضرورت ہے اپنی تبلیغ کو مؤثر رنگ میں کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کو اسلام کے بارے میں پہلے سے بڑھ کر متعارف کرانے کی ضرورت ہے اور پھر ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ دنیا کو بتائے کہ اگر اپنی بقاء چاہتے ہو تو اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو۔ اگر اپنا بہتر انجام چاہتے ہو تو اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو کہ آخری زندگی کا انجام جو ہے وہی اصل انجام ہے۔ اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرو۔

یہ آفات تو اب دنیادار بھی کہتے ہیں کہ بڑھتی چلی جانی ہیں اس لئے اپنے بہتر انجام کیلئے بہت ضرورت ہے کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور دنیا کو بھی بتائیں کہ اصل انجام آخری زندگی کا انجام ہے جس کیلئے تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بہرحال آنا ہوگا۔ کورونا اب تمام دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے اس لئے ہر ایک کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ حکومتی ہدایات پر عمل کریں۔ ڈاکٹر آجکل کہتے ہیں کہ پانی بار بار پینا چاہئے۔ ضروری ہے کہ ایک گھنٹے بعد، آدھے پونے گھنٹے بعد ایک دو گھونٹ پی لیں یہ بھی بیماری سے بچنے کیلئے ایک ذریعہ ہے۔ ہاتھوں کو صاف رکھنا چاہئے اگر سینیٹائزر نہیں بھی ملتے تو ہاتھ دھوتے رہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کم از کم پانچ دفعہ وضو کرنے والے جو ہیں ان کو صفائی کا موقع مل جاتا ہے اس طرف توجہ کریں۔ چھینک کے بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں مسجدوں میں بھی اور اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے بھی رومال آگے رکھ کے یا اب ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بازو اپنا سامنے رکھ کے اس پہ چھینکیں تاکہ ادھر ادھر چھینٹے نہ اڑیں۔ بہرحال صفائی بہت ضروری ہے اور اس کا خیال رکھنا چاہئے لیکن آخری حربہ دعا ہے اور یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے شر سے بچائے۔ ان تمام احمدیوں کیلئے بھی خاص طور پر دعا کریں جو اس بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں یا ڈاکٹروں کو شک ہے کہ ان کو بھی یہ وائرس ہے یا کسی بھی اور بیماری میں مبتلا ہیں سب کے لئے دعا کریں۔

عمومی طور پر ہر ایک کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ دنیا کو اس وبا کے اثرات سے بچا کے رکھے جو بیمار ہیں انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہر احمدی کو شفاء عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ ایمان اور ایقان میں بھی مضبوطی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad